اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ
القرآن الحکیم ۲:۲۵۸

ہجرت ۱۴۰۳ ہش
مئی ۲۰۲۴ء

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ
Al-Nur Online, USA

سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا

(البقرة:286)

ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی

دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 30/مئی 2014ء میں درج ذیل دعائیں کرنے تلقین فرمائی:

سورۃ الفاتحہ اور درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کی آل پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (سورۃ آل عمران:9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (سورۃ البقرہ:251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اے میرے ربّ ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (سورۃ آل عمران:148)

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 426 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

جلد نمبر 3 ہجرت 1403 ہش — مئی 2024ء شوال۔ذوالقعدہ 1445 ہجری شمارہ نمبر 5

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا

(سورۃ النساء: 60)

اردو ترجمہ: (بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ): اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

"اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنی اللہ اور رسول اور اپنے بادشاہوں کی تابعداری کرو۔"

(شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد6، صفحہ 332)

"اُولِى الْاَمْرِ سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔ اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔"

(ضرورت الامام، روحانی خزائن، جلد13، صفحہ 493)

"اگر حاکم ظالم ہو تو اُس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے۔ مومن کے لیے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔"

(الحکم، جلد5، نمبر19 مورخہ 24 مئی 1901ء، صفحہ 9، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد سوم، سورۃ النساء، صفحہ 317)

قرآن میں حکم ہے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اور اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ مِنْكُمْ میں داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ مِنْكُمْ میں داخل ہے۔ جو ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے اشارۃ النص کے طور پر قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہیے اور اس کی باتیں مان لینی چاہئیں۔" (رسالہ الانذار، صفحہ۔69۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد سوم، سورۃ النساء، صفحات 316-317)

امام کی اتباع

عَبۡدَ اللّٰهِ بۡنَ يَزِيۡدَ يَقُوۡلُ عَلَى الۡمِنۡبَرِ حَدَّثَنَا الۡبَرَاءُ اَنَّهُمۡ كَانُوۡا يُصَلُّوۡنَ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوۡا وَإِذَا رَفَعَ رَأۡسَهُ مِنَ الرُّكُوۡعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهُ لَمۡ نَزَلۡ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدۡ وَضَعَ وَجۡهَهُ فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ نَتَّبِعُه۔

حضرت عبداللہ بن یزیدؓ نے منبر پر کہا ہمیں حضرت براءؓ نے بتایا کہ لوگ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو جب آپؐ رکوع کرتے وہ بھی رکوع کرتے، جب آپؐ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهُ (یعنی سن لی اللہ نے اس کی جس نے اس کی حمد کی) ہم اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک یہ نہ دیکھ لیتے کہ آپؐ نے اپنا چہرہ مبارک زمین پر رکھ دیا ہے پھر ہم آپؐ کی پیروی کرتے۔

(صحیح مسلم، جلد دوم، نور فاؤنڈیشن، ایڈیشن اوّل، سن اشاعت نومبر 2008ء، صفحہ 229)

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تو ڈھال ہوتا ہے پس جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے (سن لی اللہ نے اس کی جس نے اس کی تعریف کی) تو کہو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یعنی اے اللہ ہمارے ربّ! تمام حمد تیرے ہی لیے ہے۔ پس جب زمین والوں کی بات آسمان والوں کی بات سے موافقت پا جائے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم، جلد دوم، نور فاؤنڈیشن، ایڈیشن اوّل، سن اشاعت نومبر 2008ء، صفحہ 170-171)

عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ السَّمۡعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الۡمَرۡءِ الۡمُسۡلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمۡ يُؤۡمَرۡ بِمَعۡصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعۡصِيَةٍ فَلَا سَمۡعَ وَلَا طَاعَةَ۔

نافع نے حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپؐ نے فرمایا: سننا اور اطاعت کرنا مسلمان شخص پر ان اُمور میں جن کو وہ پسند کرے یا ناپسند کرے ضروری ہے جب تک کہ اُسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے جب معصیت کا حکم دیا گیا ہو تو پھر نہ سننا ہوگا نہ ماننا ہوگا۔

(صحیح بخاری، جلد 16، کتاب الاحکام باب السَّمۡعُ وَالطَّاعَةُ لِلۡاِمَامِ مَالَمۡ تَكُنۡ مَعۡصِيَةً، صفحہ 368، اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز لمیٹڈ)

وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ۟ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیۡفَ رُفِعَتۡ ۟ وَاِلَی الۡجِبَالِ کَیۡفَ نُصِبَتۡ ۟

وَاِلَی الۡاَرۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ ۟ (سورۃ الغاشیہ 88:18-21)

”قرآن شریف میں جو یہ آیت آئی ہے اَ فَلَا یَنْظُرُ وْ نَ اِ لَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (الغاشیہ: 18)۔ یہ آیت نبوّت اور امامت کے مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔ اونٹ کے عربی زبان میں ہزار کے قریب نام ہیں اور پھر ان ناموں میں سے اِبِل کے لفظ کو جو لیا گیا ہے اس میں کیا سرّ ہے؟ کیوں اِلَی الْجَمَل بھی تو ہو سکتا تھا؟

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جَمَل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور اِبِل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدّنی اور اجمالی حالت کا دکھانا مقصود تھا اور جَمَل میں جو ایک اونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا اسی لئے اِبِل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوّت رکھی ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیشرَو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے۔ جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اونٹ کی سرشت میں اِتّباعِ امام کا مسئلہ ایک مانا ہوُا مسئلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ اونٹ ایک قطار میں جارہے ہوں۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدّنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔ پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔ اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے۔ غافل نہیں ہوتا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (البقرہ:198)۔“ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحات 393-394، آن لائن ایڈیشن، 1988ء)

اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے

”اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذّت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدُوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے

موحّدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیّت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرماں برداری کے اصول کو اختیار نہ کرے ... اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصولِ سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارِ گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا۔ اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا ... ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا ... غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔" (الحکم، جلد 5، نمبر 5، مورخہ 10 فروری 1901ء، صفحات 1-2 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم، صفحات 317-318)
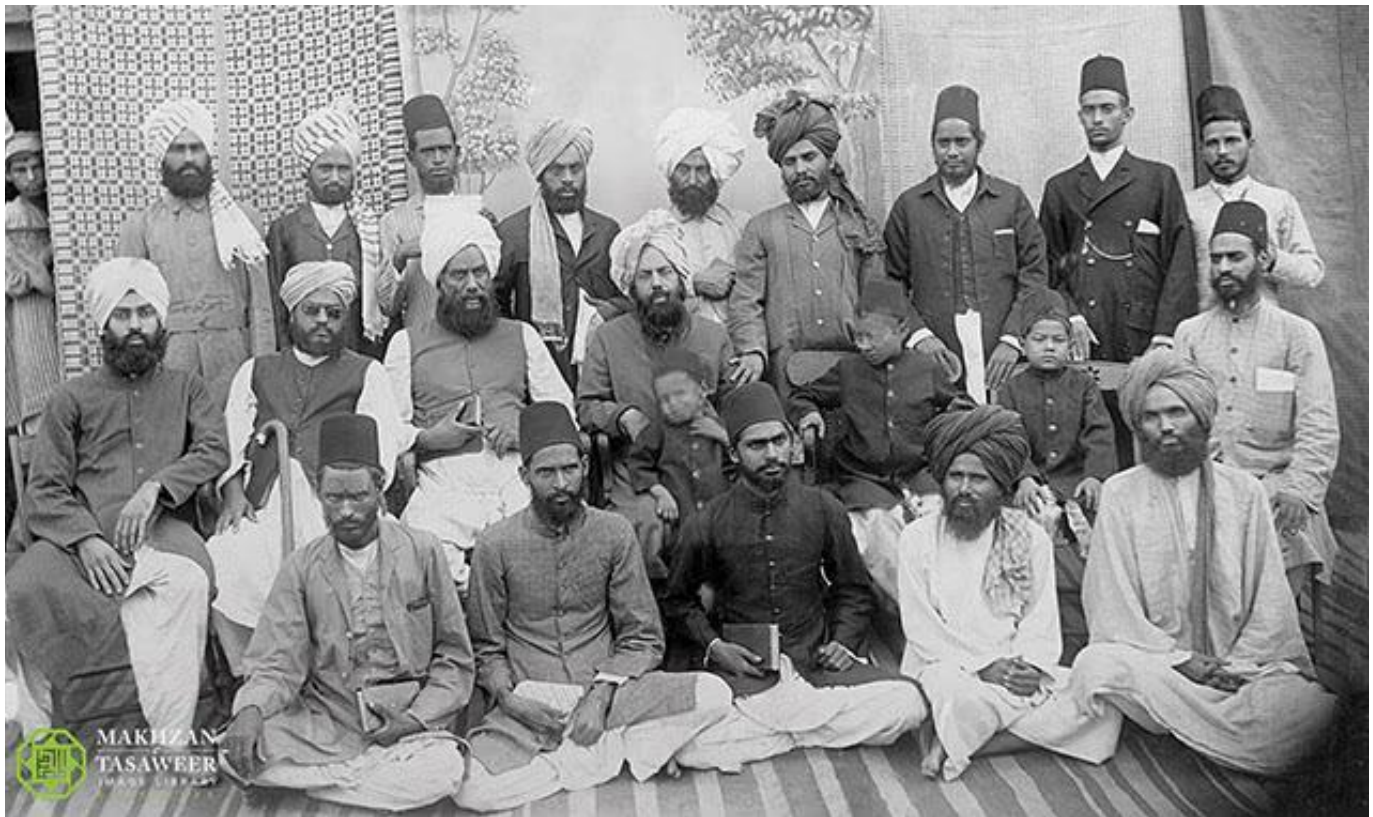
دائیں جانب سے کھڑے ہوئے: 1۔ حضرت منشی کرم علی صاحبؓ، 2۔ حضرت مولوی عبداللہ عرب صاحبؓ، 3۔ مولوی محمد علی صاحبؓ، 4۔ حضرت میاں معراج الدین صاحب عمرؓ، 5۔ حضرت حکیم فضل دین صاحبؓ بھیروی، 6۔ حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰؓ، 7۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ، 8۔ حضرت منشی فضل الرحمٰن صاحبؓ، 9۔ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ سابق جگت سنگھ۔

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے: 1۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، 2۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ 3۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ 4۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، 5۔ گود میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ 6۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ، 7۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی، 8۔ حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن۔

فرش پر بیٹھے ہوئے: 1۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ، 2۔ حضرت حکیم قطب الدین صاحبؓ، 3۔ حضرت ملک شیر محمد صاحبؓ بی اے جموں 4۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، 5۔ حضرت مولوی محمد صادق صاحبؓ (موضع سرکاں تحصیل وڈاکخانہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور مدرس جموں)

تذکرہ امام الزمانؑ کی تصاویر مبارکہ کا - الفَضل انٹرنیشنل (alfazl.com)

شانِ اسلام

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِسلام کے محاسن کیونکر بیاں کروں مَیں	سب خشک باغ دیکھے پُھولا پَھلا یہی ہے
ہر جا زمیں کے کیڑے دِیں کے ہوئے ہیں دشمن	اِسلام پر خدا سے آج اِبتلا یہی ہے
تھم جاتے ہیں کچھ آنسو یہ دیکھ کر کہ ہر سُو	اِس غم سے صادقوں کا آہ و بُکا یہی ہے
سب مشرکوں کے سر پر یہ دیں ہے ایک خنجر	یہ شرک سے چھڑاوے اُن کو اَذیٰ یہی ہے
کیوں ہو گئے ہیں اس کے دُشمن یہ سارے گمراہ	وہ رہنما ہے رازِ چُون و چَرا یہی ہے
دِیں غار میں چُھپا ہے اِک شور کُفر کا ہے	اب تم دُعائیں کر لو غارِ حرا یہی ہے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا	نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اِک دُوسرے سے بہتر	لیک از خدائے برتر خیر الورٰی یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اِک قمر ہے	اُس پر ہر اِک نظر ہے بدرُ الدّجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اُتارے	مَیں جاؤں اُس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے	دِل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
وہ یارِ لامکانی، وہ دلبرِ نہانی	دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہ نُما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے	وہ طیّب و اَمیں ہے اُس کی ثناء یہی ہے

اُس نُور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہوُا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(درِّثمین)

مجھ کو کیا بیعت سے حاصل ہو گیا؟

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیلؓ

بیعت کے نتیجہ میں اور خلافت کی اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے افضال و برکات کا نقشہ

جب سے مَیں بیعت میں داخل ہو گیا — تارکِ جُملہ رَذائل ہو گیا
اِک سپاہی بن گیا اسلام کا — کُفر سے لڑنے کے قابِل ہو گیا
جنگ ہے باطِل سے میری ہر گھڑی — اس قدر میں حق میں واصِل ہو گیا
ہو کے مخمُورِ مئے حُسنِ اَزَل — مجھ سا نالائق بھی قابل ہو گیا
عادت و اَخلاق دلکش ہو گئے — جامِعِ حُسن و فضائل ہو گیا
نُورِ عرفاں ہو گیا مجھ کو نصیب — کور دِل تھا صاحبِ دِل ہو گیا
طاعَت و اِخلاص و اِستغفار سے — قلبِ مُظلم شمعِ محفِل ہو گیا
لَذتِ طاعات میں رہتا ہوں محو — یار بِن اِک لحظہ مشکل ہو گیا
اب دُعائیں بھی لگیں ہونے قبول — فضلِ رَبیّ جب سے شامل ہو گیا
حُبّ قرآں عشقِ خَتمِ المُرسلینؐ — ہر رگ و ریشے میں داخل ہو گیا
دوستو! کیا کیا بتاؤں نعمتیں — اب تو گِننا اُن کا مشکل ہو گیا
ہے ترقی ہر گھڑی اِنعام میں — خُلد دُنیا ہی میں حاصِل ہو گیا

(بخارِ دل، صفحات 60-61)

اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

29مارچ2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)،یوکے	حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں دعا کی حقیقت، حکمت، قبولیت اور فلاسفی کا بیان۔ ☆…دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ ☆…دعا بڑی دولت اور طاقت ہے۔ ☆…دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تمہارے نزدیک ہے۔ ☆…دعا ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ ☆…ہمیں ان دنوں میں جبکہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر یہ برکت کا مہینہ ہمارے لیے مہیا فرمایا ہے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔یہی ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کا ذریعہ ہے۔ ☆…رمضان میں جماعتی ترقیات،یمن کے اسیر انِ راہِ مولیٰ نیز فلسطین کے مظلومین کے لیے دعا کی تحریک۔ https://www.alfazl.com/2024/04/01/93675/
5/اپریل، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)،یوکے	قرآن کریم،احادیث نبوی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں۔ ☆…اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعائیں سنتا ہوں تو مضطر سے مُراد صرف بے قرار ہی نہیں بلکہ ایسا شخص ہے جس کے تمام راستے کٹ گئے ہوں۔ ☆…یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو ہمیں ان حالات سے نکالے جو پاکستان میں یا بعض دوسرے ملکوں میں ہیں۔ ☆…حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت کی یہ خاص نشانی بیان فرمائی ہے کہ میں مضطر کی دعا سُنتا ہوں۔ ☆…دعا کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں جس کے بغیر ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ تک پہنچتی نہیں۔ ☆…اسیر ان راہ مولیٰ کے لیے اور دنیا کے عالمی جنگ سے محفوظ رہنے اور انسانیت کے بچنے کے لیے دعا کی تحریک۔ https://www.alfazl.com/2024/04/08/94164/
12/اپریل، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	غزوۂ احد میں صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جاں نثاری اور شہدائے احد کے بلند مقام کا ایمان افروز تذکرہ۔ ☆…تم صحابیات کی بروز ہو لیکن تم صحیح طور پر بتاؤ کہ کیا تمہارے اندر دین کی خدمت کا وہی جذبہ موجزن ہے جو صحابیات میں تھا؟(حضرت مصلح موعودؓ)۔ ☆…یہ ایسے واقعات ہیں کہ جو بار بار اور مختلف انداز میں سُن کر ایک عجیب ایمان کی کیفیت اور جوش پیدا ہوتا ہے۔

	☆...جب مجھے احد کے شہداء یاد آتے ہیں تو خدا کی قسم! مجھے یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش مَیں بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑ کے درّے میں ہی رہ گیا ہوتا (حدیث)۔ ☆...دنیا کے حالات نیز یمن کے اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆...مکرم مصطفیٰ احمد خان صاحب ابن حضرت نواب عبد اللہ خان صاحبؓ نیز ڈاکٹر میر داؤد احمد صاحب آف امریکہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/04/15/94568/
19/اپریل،2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	غزوۂ احد اور غزوۂ حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی سیرت کا ایمان افروز تذکرہ نیز مشرق وسطیٰ میں بگڑتی صورتحال کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک۔ ☆...اس جنگ کے حالات سے پتا چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے کس بلند معیار پر کھڑے تھے۔ ☆...اس جنگ سے صحابہؓ کی عدیم المثال قربانیوں کا بھی پتا چلتا ہے۔ ☆... اللہ تعالیٰ مدینہ کی عورتوں پر رحم کرے انہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ انصار کو میرے ساتھ بڑی محبت ہے۔ ☆... مشرقِ وسطیٰ میں بگڑتی صورتحال کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک۔ ☆...مولانا غلام احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ اور ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت امریکہ کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/04/22/95084/
26/اپریل،2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	غزوۂ حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عشق و وفا اور قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ۔ ☆... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن کے تعاقب میں نکلنے کا فیصلہ انتہائی دانشمندانہ تھا۔ ☆... حضرت اُسید بن حضیرؓ کو نو زخم لگے تھے اُنہوں نے ابھی دوا لگانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ کانوں میں آواز پڑتے ہی زخموں پر دوائی لگانے کے لیے بھی نہیں رُکے اور چل پڑے۔ ☆... حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے زخموں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کے متعلق زیادہ فکرمند تھا ☆...دنیا کے حالات نیز احمدیوں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆...فراز احمد طاہر صاحب شہید آف آسٹریلیا کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/04/29/95563/

قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں

☆...اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعائیں سنتا ہوں تو مضطر سے مُراد صرف بے قرار ہی نہیں بلکہ ایسا شخص ہے جس کے تمام راستے کٹ گئے ہوں

☆...یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو ہمیں ان حالات سے نکالے جو پاکستان میں یا بعض دوسرے ملکوں میں ہیں

☆...حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت کی یہ خاص نشانی بیان فرمائی ہے کہ میں مضطر کی دعا سُنتا ہوں

☆...دعا کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں جس کے بغیر ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ تک پہنچتی نہیں

☆...اسیران راہ مولیٰ کے لیے اور دنیا کے عالمی جنگ سے محفوظ رہنے اور انسانیت کے بچنے کے لیے دعا کی تحریک

ماخوذ از خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 5/ اپریل 2024ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۝ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۝ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۝

نماز کے علاوہ بھی اسے دہراتے رہنا چاہیے۔ سورت فاتحہ کی ایک خصوصیت یہ ہے اس کو توجہ اور اخلاص سے پڑھنا دل کو صاف کرتا ہے۔ اس کو بڑے غور سے سمجھ کے پڑھنے اور وِرد کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے۔

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝

(البقرہ:202)

اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں بھی حسنات الآخرہ کا خیال رکھنا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ہماری جماعت کو یہ دعا بہت مانگنی چاہیے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بنیں۔ پھر اس دعا کو بھی آج کل بہت شدت اور اضطرار سے کرنا چاہیے۔

رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ۝

(البقرہ:251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ٝ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ۝

(البقرۃ:287)

اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

پھر ایمان کی مضبوطی کے لیے یہ دعا بھی بہت پڑھنی چاہیے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

(اٰل عمران: 9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی بعض دعائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو نماز میں مانگنے والی یہ دعا سکھائی:

اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْلِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّك أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(بخاری کتاب الاذان، بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ)

اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا سوائے تیرے۔ پس تُو اپنی جناب سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تُو ہی بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مصعب بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بدوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہؤا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی بات سکھایئے جو میں کہا کروں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہا کرو۔

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

(مسلم کِتَاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ باب فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ)

(ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ اس کے لیے بہت حمد ہے۔ پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ نہ کوئی طاقت ہے، نہ کوئی قوّت ہے مگر اللہ کو جو غالب، بزرگی والا اور خوب حکمت والا ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ دعا سکھایا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِيْ۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء)

(ترجمہ) اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت سے رکھ اور مجھے رزق عطا کر۔

رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو یہ دعا کرتے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ، وأَسأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (المستدرک علی الصحیحین)

(ترجمہ) اے اللہ! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! مجھے علم میں بڑھادے اور میرے دل کو ٹیڑھا نہ کرنا بعد اس کے جب تو نے مجھے ہدایت دے دی۔ اور اپنی جناب سے مجھے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تُو ہی بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی معاملہ میں پریشانی ہوتی تو آپؐ فرماتے کہ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الدعوات)

(ترجمہ) اے زندہ اور دوسروں کو زندہ رکھنے والے! اے قائم اور دوسروں کو قائم رکھنے والے! اپنی رحمت کے ساتھ میری مدد فرما۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً روزہ دار کی اس کے افطار کے وقت کی دعا ایسی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔ ابن اَبی مُلَیکہ نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ جب افطار کرتے تو کہتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔

(ابن ماجہ کتاب الصیام) (ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے واسطے سے جو ہر چیز پر وسیع ہے کہ تُو مجھے بخش دے۔

پھر حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِیْ لِطَّرِيْقِ الْاَقْوَمِ۔

(ترجمہ) اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور مجھے اُس طریق کی ہدایت دے جو سب سے سیدھا اور درست اور مضبوط ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کیا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ۔ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

(بخاری کتاب الاذان)

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجّال کے فتنے سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی کے فتنے سے اور موت کے فتنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور مالی بوجھ سے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا ہے جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یوں ذکر فرمایا ہے کہ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ۔ اللّٰهُمَّ اِنِّيَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِوَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ القَبْرِوَعَذَابِ القَبْرِ، وَمِنْ شَرِّفِتْنَةِ الغِنَى، وَمِنْ شَرِّفِتْنَةِ الفَقْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِن شَرِّفِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي

مِنَ الخَطَايَا، كما نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بيْنَ المَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور چٹی اور گناہ سے اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے عذاب سے اور آگ کے فتنے سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنے کے شر سے اور محتاجی کے فتنے کے شر سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے اے اللہ میری خطاؤں کو برف کے پانی اور ٹھنڈک سے دھوڈال اور میرے قلب کو خطاؤں سے یوں صاف کر دے جیسے سفید کپڑا گندگی سے دھویا جاتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری پیدا کر دے جیسا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا کر دی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتے تو فرماتے:

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ (صلّى الله عليه وسلّم) حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: اے اللہ! سب تعریفوں کا تو حقدار ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور ان کو بھی جو ان میں ہیں اور ہر قسم کی تعریف کا تو ہی مستحق ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت تیری ہے اور ان کی بھی جو ان میں ہیں ہر قسم کی تعریف کا تو ہی مستحق ہے تو آسمانوں کا اور زمین کا نور ہے اور ان کا جو ان میں ہیں اور ہر قسم کی تعریف کا تو ہی مستحق ہے تو برحق ہے تیرا وعدہ برحق ہے تیری ملاقات برحق ہے تیرا ارشاد برحق ہے اور جنت برحق ہے اور آگ برحق ہے اور انبیاء برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں اور موعود گھڑی برحق ہے۔ اے اللہ میں تیرے حضور جھکا ہوں اور تیری خاطر میں نے جھگڑا کیا اور تیرے حضور فیصلہ چاہا۔ پس تو مجھے بخش دے جو میں نے پہلے آگے بھیجا اور جو بعد کے لئے رکھ دیا اور جسے میں نے پوشیدہ کیا اور جس کا میں نے اظہار کیا۔ تو مقدم ہے اور تو موخر ہے صرف تو ہی عبادت کے لائق ہے یا فرمایا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر آپؐ کی ایک اور دعا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ۔

زاد المعاد) اے اللہ مجھے میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے میرا گھر وسیع کر دے اور میرے لیے اس میں برکت رکھ دے جو تو نے مجھے بطور رزق عطا فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو کہ ان کلمات نے کوئی چیز چھوڑی ہے۔

پھر بخاری میں ایک دعا اس طرح ملتی ہے کہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِي نُوْرًا، وَتَحْتِي نُوْرًا، وَأَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا۔

اے اللہ میرے دل میں نور رکھ دے میری بصارت و بصیرت میں نور رکھ دے میری سماعت میں نور رکھ دے میرے دائیں بھی نور رکھ دے میرے بائیں بھی نور رکھ دے میرے اوپر بھی نور ہو اور میرے نیچے بھی نور ہو اور میرے آگے بھی نور رکھ دے اور میرے پیچھے بھی نور رکھ دے اور میرے لئے نُور ہی نُور کر دے۔

پھر آپؐ کی ایک دعا کا یوں ذکر ہے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ

(ترمذی)

اے میرے اللہ! میں برے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب دعاؤں کی جامع ایک دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ البَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے اُس خیر کے طالب ہیں جس خیر کے طالب تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ہم ہر اُس شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے پناہ طلب کی تھی اور اصل مددگار تو تُو ہی ہے اور تجھ ہی سے ہم دعائیں مانگتے ہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ تو ہم نیکی کرنے کی طاقت پاتے ہیں اور نہ ہی شیطان کے حملوں سے بچنے کی قوت۔

پس اگر ہم یہ دعا کریں گے تو جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا ہوگی وہاں تمام جامع دعائیں ہمارے دل سے نکلنی شروع ہو جائیں گی۔

بخشش اور مغفرت کی ایک دعا

رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَ جَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ كُلِّهٖ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمَدِيْ وَجَهْلِيْ وَ جِدِّيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَ مَااَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُوَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفرلی)

اے میرے ربّ! میری خطائیں میری جہالتیں میری تمام معاملات میں زیادتیاں جو تُو اس سے زیادہ جانتا ہے مجھے بخش دے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطائیں میری عمداً کی گئی غلطیاں جہالت اور سنجیدگی سے ہونے والی میری غلطیاں مجھے معاف فرمادے اور یہ سب میری طرف سے ہوئی ہوں۔ اے اللہ! مجھے میرے وہ گناہ بخش دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور مجھ سے بعد میں سرزد ہوئے ہیں اور جو میں چھپ کر کر چکا ہوں اور جو میں اعلانیہ کر چکا ہوں۔ مقدم و مؤخر تُو ہی ہے اور تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

مصیبت اور حالت کرب کی ایک دعا

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

(صحیح البخاری)۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظمت والا اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمان و زمین کا اور عرش کریم کا ربّ ہے۔

دنیا کے فتنے سے بچنے کے لیے ایک دعا ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

(بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقابل برداشت آزمائشوں، بدبختی، بری قضا اور دشمن کے خوش ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔

مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات ایسے سکھایا کرتے تھے جس طرح لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ نُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وعَذَابِ القَبْرِ۔

(صحیح البخاری كِتَاب الدَّعَوَاتِ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں ارذل العمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیاوی آزمائشوں میں گھرنے سے اور قبر کے عذاب میں گرفتار ہونے سے۔

حصول رُشد کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّنَفْسِيْ۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب70)

اے اللہ! مجھے میری ہدایت کے ذرائع الہام کر اور میرے نفس کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔ یہ دعا بھی فی زمانہ بہت پڑھنے کی ضرورت ہے۔

دشمنوں کے بد ارادوں کے خلاف دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(ابوداوٗد)

اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں

”اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضورِ نماز میسر آوے۔“

نماز میں توجہ پیدا کرنے کے لیے دعا

”اے میرے محسن اور اے خدا! میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں تُو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اَور کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین!“

یہ ایسی دعا ہے جسے میں سمجھتا ہوں کہ روزانہ ضرور پڑھنا چاہیے۔ اپنا جائزہ لینا چاہیے۔

یہ دعا آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط میں لکھی تھی۔

"اے رب العالمین! میں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما! رحم فرما! رحم فرما! اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین۔"

آپؑ کی ایک دعا ہے جو آپؑ نے پیغام صلح کے شروع میں تحریر فرمائی ہے:

"اے میرے قادر خدا اے میرے پیارے رہنما! تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و صفا۔ اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں۔ یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا ہے۔"

سب سے عمدہ دعا

"خدا تعالیٰ کی رضا مندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔"

حصولِ مغفرت کی ایک دعا

"ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہیں تُو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔"

پھر آپؑ کی ایک دعا ہے کہ "اے خداوند قادر مطلق! اگرچہ قدیم سے تیری عادت اور سنت یہی ہے کہ تُو بچوں اور اُمّیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرّع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تونے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو بھی آنکھیں بخش اور کان عطا کر اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہو جائیں۔ اگر تُو چاہے تو تُو ایسا کر سکتا ہے کیونکہ کوئی بات تیرے آگے انہونی نہیں۔ آمین۔"

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو ایک خط میں آپؑ نے یہ دعا لکھی تھی:

"دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں ہوتی۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃِ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو کہ اے ربّ العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تُو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما! اور دین و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین۔"

دعا کی قبولیت کے لیے یہ بھی بہت ضروری ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں۔ درود کے بغیر ہماری دعائیں ہوا میں معلق ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچتی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍکَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍکَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیْدٌ۔

آمین اللّٰھُمَّ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لیے دعا کی تحریک

امام جماعت احمدیہ عالم گیر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 3/ مئی 2024ء کے اختتام پر اپنی صحت کے حوالے سے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ

دوسری دعا جس کے لیے میں آج کہنا چاہتا ہوں وہ اپنے لیے ہے۔ ایک عرصہ سے مجھے دل کے valve کی تکلیف تھی۔ ڈاکٹرز پروسیجر کا کہا کرتے تھے لیکن میں ٹالتا رہتا تھا۔ اب ڈاکٹروں نے کہا کہ ایسی سٹیج آگئی ہے کہ مزید انتظار مناسب نہیں چنانچہ ان کے کہنے پر گزشتہ دنوں valve کی تبدیلی کا پروسیجر ہوا ہے۔ الحمدللہ ٹھیک ہو گیا اور اس لیے میں چند دن ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق مسجد بھی نہیں آسکا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میڈیکلی اب جو پروسیجر ہونا تھا وہ اللہ کے فضل سے کامیاب ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی زندگی دینی ہے فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے محبوب امام کو لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا۔

حضور کے قلبِ اطہر کے لیے دعا

آصف محمود باسط

جو دل خدا کے نور سے پاتا ہے روشنی
جس میں ہے دھڑکنوں کی طرح سنتِ رسولؐ

جو دل ہوا مسیحؑ کی مسیحائی کا امین
جس دل پہ ہے ملائکۂ عرش کا نُزول

اقوام اور اُمَم کے مقدر کی فکر میں
سارے جہاں کا درد ہے جس میں بسا ہوا

اُس دل کو ایسی وسعتِ افلاک ہے نصیب
ہر غم نصیب فرد ہے جس میں بسا ہوا

جس دل میں خیمہ زَن ہیں دعاؤں کے عسکری
اِس دَور میں وہ بدر کا میدان ہی تو ہے

جو دل ہوا مدینے کے میثاق کا امین
وہ عصرِنَو میں عدل کی میزان ہی تو ہے

جس دل کے ساتھ چلتی ہیں ملّت کی دھڑکنیں
جس سے طلوع ہوئی ہے سحر انقلاب کی

اُس دل کے آئینے سے جو ٹکرا کے آئی ہے
تب روشنی ملی ہے ہمیں آفتاب کی

اُس دل کو تجھ سے، اے خدا! مشکوٰۃ ہو نصیب
تُو اُس کو اپنے رحم کی مصباح میں سجا

ہر دَم ترے کرم کی زُجاجہ ملے اُسے
اپنی چمک سے کوکبِ دُرّی اُسے بنا

تیرے کرم کے زَیت سے روشن سدا رہے
لیکن کبھی نہ کوئی تمازت ہو اُس سے مَس

دستِ دعا دراز کیے تیرے در پہ ہم
اُس دل کی خیر مانگنے آئے ہیں مولیٰ، بس!

جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

میّت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے

''چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سَو برس کے بعد یہ زمانہ ملاہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے۔ **لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ** (ابراہیم:8)۔'' (خطباتِ نور، صفحہ 131)

اطاعت درمعروف

''ایک اور غلطی ہے وہ اطاعت درمعروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔ یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی آیا ہے۔ **وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ** اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے۔ اسی طرح حضرت صاحب نے بھی شرائطِ بیعت میں طاعت درمعروف لکھا ہے۔ اس میں ایک سِرّ ہے۔'' (بدر، 21/اکتوبر1909ء، صفحہ 11)

(حقائق الفرقان، جلد4، صفحات 75-76)

الٰہی خلفاء کی فرمانبرداری خود الٰہی فرماں برداری ہے

سورۃ النساء کی آیت 60 کی تشریح کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا:

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ

کہامانو اللہ اور رسول کا اور اپنے حکّام کا۔

''الٰہی خلفاء کی اطاعت وانقیاد وفرماں برداری 'سیاست وتمدّن کا اعلیٰ اور ضروری مسئلہ ہے! بلکہ ان کی فرماں برداری خود الٰہی فرماں برداری ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ **مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہ** (النساء:81)۔''

(نورالدّین، ایڈیشن سوم، صفحہ 99 بحوالہ حقائق الفرقان، جلد اوّل، صفحہ 30)

میں نے اپنی مرض پر اس تریاق کا تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے

''میں خدا تعالیٰ کو گواہ رکھ کر اور اس وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی ان امراض کا جو مجھے لاحق ہیں کوئی علاج نہیں پایا جب تک کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے میں نے امام کو شناخت نہیں کیا مجھے کسی نے تسلی نہیں دی جب تک کہ میں نے اس کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا۔ کیا میرے جیسے اور لوگ مبتلائے امراض نہ ہوں گے جو مرض مجھے لاحق ہے میں اس کی تفسیر نہ کروں گا یہاں تک کہ میں نے کبھی امام کے سامنے بھی اس کا اظہار نہیں کیا مگر میں یہ صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر میری جیسی مرض کا علاج نہ ملتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔ جب میں ایسی مرض کا تریاق اگر کسی کو پاتا ہوں تو وہ یہی امام ہے تو میں کیونکر کہوں کہ اور دکھوں اور امراض کا تریاق یہ نہیں ہے۔ میں اپنے جیسی استعداد اور مرتبہ کے آدمیوں کو تو کھول کھول کر بتلادیتا ہوں کہ میں نے اپنے مرض کا تو خطا نہ کرنے والا علاج پالیا ہے اور وہ یہی تریاق موجود ہے جو تم میں بیٹھا ہے اور جو اسی وعدۂ الٰہی کے موافق آیا ہے جو اس نے **وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا** میں فرمایا ہے کوئی معجزہ۔ کوئی آیت۔ کوئی دلیل میرے لیے ضروری نہیں کیونکہ میں نے اپنی مرض پر اس تریاق کا تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے۔ یہ وباء

جو ہر ایک کو ہلاک کرتی ہے اس کا تریاق کس کے گھر اور گرہ میں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو وہ کسی کو اپنے امراض کی شناخت کی توفیق دیتا ہے اور پھر اس کے علاج کو پہچاننے کی بھی توفیق بخشتا ہے۔"

(خطاباتِ نور، صفحہ 14-15)

جس طرح وہ فرماتا ہے اس طرح عملدرآمد کریں

"تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے۔ اتفاق بڑی نعمت ہے اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دے دیا جو شیرازہ وحدت قائم رکھے جاتا ہے۔ وہ نہ تو جوان ہے اور نہ اس کے علوم میں اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں چاہیے لیکن خدا نے تو موسیٰ کے عصا سے جو بے جان لکڑی تھی اتنا بڑا کام لے لیا تھا کہ فرعونیت کا قلع قمع ہو گیا اور میں تو اللہ کے فضل سے انسان ہوں۔ پس کیا عجب ہے کہ خدا مجھ سے یہ کام لے۔ تم اختلافات اور تفرقہ اندازی سے بچو! نکتہ چینی میں حد سے بڑھ جانا بڑا خطرناک ہے۔ اللہ سے ڈرو! اللہ کی توفیق سے سب کچھ ہو گا۔"

(بدر، 24/ اگست 1911ء، صفحہ 3، کالم 2)

اطاعت اللہ، اطاعت الرسول اور خلافت

"اس آیت شریف میں اللہ جل شانہٗ انسان کو یہ تاکید فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور یاد رکھو کہ اگر تم اس کی اطاعت نہ کرو گے تو اس کا ذمہ تو صرف اتنا ہی تھا کہ تبلیغ کر دی اور یہ تمہارا ذمہ تھا کہ تم مان لو۔ کیونکہ یہ اطاعت ہی کامیابی کی راہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور فائز المرام ہونے کے لیے ایک صراط مستقیم بتلائی ہے جو اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول سے بنی ہے یہ ہدایت فرماتے وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ چونکہ اللہ تعالیٰ تو ایک ایسی فوق الفوق اور وراء الوراء ہستی ہے جس کی شان ہے لَاتُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ (الانعام:104)۔ پھر اس کی اطاعت کیونکر ہو سکتی۔ اس کی سبیل اور صورت یہ ہے کہ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ اطاعت الرسول ہی اطاعت اللہ ہوتی ہے کیونکہ رسول اللہ تو گویا مرضات اللہ کے دیکھنے اور معلوم کرنے کے لیے ایک آئینہ صافی ہوتا ہے اس کی زندگی اس کا چال چلن اس کی نشست برخاست۔ غرض اس کی ہر بات رضائے الٰہی اور اطاعت الٰہی کا نمونہ ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اَطِیْعُوا اللّٰہَ کے بعد اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کہہ کر اس مشکل کو حل کر دیا جو اطاعت اللہ کے سمجھنے اور سوچنے میں پیدا ہو سکتی تھی اور اس کی صراحت اور توضیح اور بھی ہو جاتی ہے جب ہم یہ پڑھتے ہیں فَاِنْ تَوَلَّوا فَاِنَّمَاعَلَیْہِ مَاحُمِّلَ اس حصۂ آیت میں فَاِنَّمَا عَلَیْہِ میں ضمیر جو رسول کی طرف راجع ہے بتلا رہی ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے اس اطاعت کو جو ابتدائے آیت میں اللہ اور رسول کی اطاعت میں منقسم تھی یہاں صرف رسول ہی کی اطاعت سے مخصوص کر دیا ہے اور پھر جب ہم اِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا والے حصہ پر غور کرتے ہیں تو یہ راز اَور بھی کمال صفائی سے حل ہو جاتا ہے غرض یہ ہے کہ اطاعت اللہ وہی ہے جو اطاعت رسول ہے۔ قرآن کریم کے دوسرے مقامات پر اس عقدہ کو صاف الفاظ میں حل کیا گیا ہے جیسے فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ (آل عمران:32)۔ یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے محبّ اور عزیز بن جاؤ تو اس کے لیے تدبیر یہ ہے کہ میری اطاعت کرو اور دوسرے مقام پر فرمایا: مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (النساء:81) جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔

فی الجملہ اس آیت میں حصول کامیابی کے لیے ایک گر بتلایا ہے جس کا نام ہے اطاعت الرسول جو اپنے اصلی معنوں میں اطاعت اللہ ہی ہے کیونکہ رسول مرضات اللہ کا مظہر ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کی کَل ہوتا ہے اس کا اپنا ارادہ کچھ ہوتا ہی نہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی (النجم:4) اللہ تعالیٰ یہ طریق کامیابی بتلا کر ایک پیشگوئی کے ذریعے سے اس اصول کی صداقت ظاہر کرتا ہے کیونکہ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا میں تو ایک دعویٰ کیا گیا ہے کہ فائدہ اس اطاعت الرسول میں یہ ہو گا کہ تم دین اور دنیا میں فائز المرام ہو جاؤ گے۔ پس اس دعوے کو اللہ تعالیٰ ایک پیشگوئی کے رنگ میں دلیل دے کر ثابت کرتا ہے چنانچہ فرمایا:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ص وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(النور:56) یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں میں سے جو تم میں سے ایمان لائے (یعنی لوازم ایمان حقیقی ان میں پائے جاتے ہیں) اور اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں۔ (یعنی عملی طور پر بھی ایمان کا واقعی نتیجہ اپنی زبان اور اعضاء اور اپنے اموال پر دکھاتے ہیں) ان سے اللہ تعالیٰ نے حتمی وعدہ کر لیا ہے کہ یقیناً یقیناً ان کو ضرور اسی زمین پر خلیفہ بنا دے گا جیسا کہ ان لوگوں کو بنایا جو تم سے پہلے تھے اور ان کا وہ دین جو ان کے لیے پسند کر چکا ہے۔ اس کے دکھانے اور پھیلانے کی ان کو قوت عطا کرے گا اور خوف کے بعد ان کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ وہ مجھے ہی پوجیں گے۔ (یعنی میری ہی اطاعت

اور عبادت کریں گے) میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گے۔ جو (یعنی نشانات کو دیکھ کر) اس کے بعد کفران کریں گے وہ لوگ فاسق ہیں۔“

(خطاباتِ نور، صفحات 4-6)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے اطاعت کے واقعات

”(تحصیل علم کے بعد) بھیرہ میں پہنچ کر میرا ارادہ ہوا کہ مَیں ایک بہت بڑے پیمانہ پر شفا خانہ کھولوں اور ایک عالی شان مکان بنالوں۔ وہاں میں نے ایک مکان بنایا۔ ابھی وہ ناتمام ہی تھا اور غالباً سات ہزار روپیہ اس پر خرچ ہونے پایا تھا کہ میں کسی ضرورت کے سبب لاہور آیا اور میرا جی چاہا کہ حضرت صاحب کو بھی دیکھوں۔ اس واسطے میں قادیان آیا۔ چونکہ بھیرہ میں بڑے پیمانہ پر عمارت کا کام شروع تھا۔ اس لیے میں نے واپسی کا یکہ کرایہ کیا تھا۔ یہاں آکر حضرت صاحب سے ملا اور ارادہ کیا کہ آپ سے ابھی اجازت لے کر رخصت ہوں۔ آپ نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے فرمایا کہ اب تو آپ فارغ ہو گئے۔ مَیں نے کہا۔ ہاں! اب تو مَیں فارغ ہی ہوں۔ یکہ والے سے مَیں نے کہہ دیا کہ اب تم چلے جاؤ۔ آج اجازت لینا مناسب نہیں ہے کل پرسوں اجازت لیں گے۔ اگلے روز آپؑ نے فرمایا کہ آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہو گی۔ آپ اپنی ایک بیوی کو بلوالیں۔ میں نے حسب الارشاد بیوی کے بلانے کے لیے خط لکھ دیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شاید جلد نہ آسکوں اس لیے عمارت کا کام بند کر دیں۔ جب میری بیوی آگئی تو آپ نے فرمایا کہ آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے لہٰذا مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اپنا کتب خانہ منگوالیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے آپ اس کو ضرور بلالیں۔ لیکن مولوی عبدالکریم صاحب سے فرمایا کہ مجھ کو نورالدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے

لَا تَصْبَوَنَّ اِلَى الْوَطَنِ　　　فِيْهِ تُهَانُ وَ تُمْتَحَنُ

خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرّفات ہوتے ہیں میری واہمہ اور خواب میں بھی پھر مجھے وطن کا خیال نہ آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے۔“

(مرقات الیقین فی حیات نور الدین، صفحات 186-187)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اطاعتِ امام کے حوالے سے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کا بیان کردہ واقعہ ملاحظہ فرمائیں کہ

”ایک مرتبہ ایک ہندو بٹالہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری اہلیہ سخت بیمار ہے۔ ازراہِ نوازش بٹالہ چل کر اسے دیکھ لیں۔ آپ نے فرمایا۔ حضرت مرزا صاحب سے اجازت حاصل کرو۔ اس نے حضرت کی خدمت میں درخواست کی۔ حضور نے اجازت دی۔ بعد نماز عصر جب حضرت مولوی صاحب، حضرت اقدس کی خدمت میں ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ ’امید ہے آپ آج ہی واپس آجائیں گے۔‘ عرض کی، بہت اچھا! بٹالہ پہنچے۔ مریضہ کو دیکھا۔ واپسی کا ارادہ کیا مگر بارش اس قدر ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے۔ ان لوگوں نے عرض کی کہ حضرت! راستے میں چوروں اور ڈاکوؤں کا بھی خطرہ ہے۔ پھر بارش اس قدر زور سے ہوئی ہے کہ واپس پہنچنا مشکل ہے کئی مقامات پر پیدل پانی میں سے گزرنا پڑے گا۔ مگر آپ نے فرمایا خواہ کچھ ہو۔ سواری کا انتظام بھی ہو یا نہ ہو۔ میں پیدل چل کر بھی قادیان ضرور پہنچوں گا کیونکہ میرے آقا کا ارشاد یہی ہے کہ آج ہی مجھے واپس قادیان پہنچنا ہے۔ خیر یکہ کا انتظام ہو گیا اور آپ چل پڑے۔ مگر بارش کی وجہ سے راستہ میں کئی مقامات پر اس قدر پانی جمع ہو چکا تھا کہ آپ کو پیدل وہ پانی عبور کرنا پڑا۔ کانٹوں سے آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے مگر قادیان پہنچ گئے اور فجر کی نماز کے وقت مسجد مبارک میں حاضر ہو گئے۔ حضرت اقدس نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا مولوی صاحب رات بٹالہ سے واپس تشریف لے آئے تھے؟ قبل اس کے کوئی اَور جواب دیتا۔ آپ فوراً آگے بڑھے اور عرض کی حضور! میں واپس آگیا تھا۔ یہ بالکل نہیں کہا کہ حضور! رات شدت کی بارش تھی، اکثر جگہ پیدل چلنے کی وجہ سے میرے پاؤں زخمی ہو چکے ہیں اور میں سخت تکلیف اُٹھا کر واپس پہنچا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ بلکہ اپنی تکالیف کا ذکر تک نہیں کیا۔“

(حیات نور مرتبہ شیخ عبدالقادر، صفحہ 189)

بیعت وہ ہے

”بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔“

(ماہنامہ الفرقان، ربوہ، خلافت نمبر، مئی/جون 1967ء، صفحہ 28)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا فقرہ تھا کہ تم سب کو خدا تعالیٰ نے نمائندہ بنایا اور پھر سب کو باندھ کر میرے ہاتھ میں اکٹھا کر دیا۔

(ماخوذ از ’حیات نور‘۔ باب ہفتم، صفحہ 52)

بھری دنیا میں تنہا یہ ہمیں اعزاز حاصل ہے
ہدایت یافتہ رہبر، معیّن اپنی منزل ہے
خدا کے فضل کا سایہ ہمیشہ ہی رہے قائم
دعا کرتا ہوں انوارِ خلافت ہم پہ ہوں دائم

(انور ندیم علوی)

دائیں جانب سے کھڑے ہوئے: 1۔ حضرت ملک غلام حسین صاحبؓ رہتاسی نان پُز، 2۔ حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحبؓ بدوملہوی، 3۔ حضرت مہر نبی بخش صاحبؓ بٹالوی، 4۔ حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ مرہمِ عیسیٰ، 5۔ حضرت عبداللہ عرب صاحبؓ، 6۔ حضرت حکیم فضل دین صاحبؓ بھیروی، 7۔ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ سابق جگت سنگھ، 8۔ حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ (اُن کی گود میں اُن کی بچی ہے)، 9۔ حضرت مرزا اسماعیل بیگ صاحبؓ پریس مین بعدہ شیر فروش (حضورؑ کے پرانے خدام میں سے تھے)

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے: 1۔ 2۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت میاں معراج الدین صاحب عمرؓ کی گود میں 3۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، 4۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ، 5۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام 6۔ گود میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ 7۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی، 8۔ مولوی محمد علی صاحبؓ ایم اے، 9۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ۔

نیچے بیٹھے ہوئے: 1۔ حضرت منشی کرم علی صاحبؓ کاتب، 2۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، 3۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ، 4۔ حضرت ملک شیر محمد صاحبؓ بی اے جموں 5۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ، ان کی گود میں ان کا بچہ فرقان الرحمان ہے جو کم سنی میں فوت ہو گیا تھا، 6۔ حضرت مفتی فضل الرحمان صاحبؓ، 7۔ حضرت مولوی محمد صادق صاحبؓ (موضع سرکاں تحصیل وڈاکخانہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور مدرس جموں)۔

<u>تذکرہ امام الزمانؑ کی تصاویر مبارکہ کا - الفَضل انٹرنیشنل (alfazl.com)</u>

اطاعتِ امام میں ہی ہر قسم کی فضیلت ہے

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں

”تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہو گا لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی۔ جیسا کہ مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی۔“

(حقائق القرآن مجموعۃ القرآن۔ سورۃ النور زیر آیت استخلاف، صفحہ 73)

نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے

”نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔ جب تک خلافت قائم رہے نظامی اطاعت پر اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مدبّر ہو، اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کھڑا ہونا اور چلنا، تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔ بیشک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اس جگہ پر کھڑا ہوں۔ ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر جاتا ہے۔ جو میرا جوا اپنی گردن سے اُتارتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جوا اُتارتا ہے۔ اور جو ان کا جوا اُتارتا ہے وہ رسول کریم ﷺ کا جوا اُتارتا ہے۔ اور جو آنحضرت ﷺ کا جوا اُتارتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا جوا اُتارتا ہے۔ میں بے شک انسان ہوں خدا نہیں ہوں مگر میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری ہے۔“

(خطبات محمود، جلد 18، صفحہ 377، الفضل 4 ستمبر 1937ء)

تم سب امام کے اشارے پر چلو

”تم سب امام کے اشارے پر چلو اور اس کی ہدایت سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہ ہو۔ جب وہ حکم دے بڑھو اور جب وہ حکم دے ٹھہر جاؤ اور جدھر بڑھنے کا حکم دے ادھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا حکم دے ادھر سے ہٹ جاؤ۔“

(انوار العلوم، جلد 14، صفحات 515-516)

خلیفہ استاد ہے

”خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کے بغیر نہیں چھوڑنا۔“

(روزنامہ الفضل، قادیان، 2 مارچ 1946ء)

آداب وہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں

”قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کی تدبیر کے ماتحت کر دیں۔ مگر وہ مُردہ نہیں ہوتے۔ ان کے اندر جوش اور اخلاص ہوتا ہے۔ وہ قربانی کے لیے تیار رہتے ہیں۔ مگر قربانی کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھتے ہیں جب خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن ہو اور جس رنگ میں ہو، وہ اُسی وقت اور اسی رنگ میں قربانی کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی فوقیت اور عظمت کی بڑی علامت فرمانبرداری اور اطاعت کا ایسا نمونہ ہی ہوتا ہے۔ جو

دوسری قوموں میں نظر نہیں آتا۔ جو چیز دوسروں کی نگاہ میں ذلت ہو، وہ اُن کی نگاہ میں عزت ہوتی ہے۔ اور جو دوسروں کی عزت نظر آئے وہ اسے ذلت سمجھتے ہیں۔ لوگ عزت اس میں سمجھتے ہیں کہ اپنے نفس کا غصہ نکال لیں اور مومن اس میں کہ خدا تعالیٰ کا حکم پورا ہو۔ نفس کا غصہ بے شک نہ نکلے۔ جب کوئی شخص ایسا ہو جائے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے نازل کرتا ہے جو اس کی مدد کرتے ہیں اور یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

تم سوچو تو سہی کیا ہماری اتنی طاقت ہے کہ ساری دنیا کو فتح کر سکیں۔ ہمیں تو جو کامیابی ہوگی فرشتوں کے ذریعہ سے ہوگی۔ اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب مومن اپنے نفسوں پر قابو رکھیں۔ اور دل میں اس کے لیے بالکل تیار رہیں کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی اپنے نفسوں کو قربان کر دیں گے مگر اپنے ہاتھوں اور زبانوں کو قابو میں رکھیں اور کوئی بات ایسی نہ کریں جو خلاف شریعت اور خلافِ آداب ہو۔ شریعت وہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہے۔ اور آداب وہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں پس ضروری ہے کہ آپ لوگ ایک طرف تو شریعت کا احترام قائم کریں۔ اور دوسری طرف خلفاء کا ادب واحترام قائم کریں۔ اور یہی چیز ہے جو مومنوں کو کامیاب کرتی ہے۔" (روزنامہ الفضل، قادیان دارالامان، 4؍ ستمبر 1937ء، صفحات 5-6)

خلفاء کی کھلے طور پر اطاعت کی جائے

"جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو۔ گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعتِ رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔ یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ

مَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِىْ فَقَدْ اَطَاعَنِىْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِى فَقَدْ عَصَانِىْ

یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی۔ اُس نے میری نافرمانی کی۔

پس **وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ** فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اُس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہوگی کہ اشاعت و تمکین دین کے لیے نمازیں قائم کی جائیں۔ زکوتیں دی جائیں اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

(تفسیر کبیر، جلد ششم، صفحہ 36)

امام ایک ڈھال ہوتا ہے

"خلافت کی بنیاد محض اور محض اس بات پر ہے کہ **اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ** یعنی امام ایک ڈھال ہوتا ہے اور مومن اس ڈھال کے پیچھے سے لڑائی کرتا ہے۔ مومن کی ساری جنگیں امام کے پیچھے کھڑے ہو کر ہوتی ہیں۔ اگر ہم اس مسئلہ کو ذرا بھی بُھلا دیں، اِس کی قیود کو ڈھیلا کر دیں اور اس کی ذمہ واریوں کو نظر انداز کر دیں تو جس غرض کیلئے خلافت قائم ہے وہ مفقود ہو جائے گی... امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اُٹھاتا ہے اُس کے پیچھے اُٹھاتا ہے اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے، اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے، اپنے ارادوں کو اس کے ارادوں کے تابع کرتا ہے، اپنی آرزوؤں کو اس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کیلئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اسی نکتہ کو واضح کرنے کیلئے فرماتا ہے کہ **وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا** یعنی جو خلفاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں ہمارا وعدہ یہ ہے کہ **وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ** یعنی ان کے طریق کو جو ہم ان کیلئے خود چُنیں گے دنیا میں قائم کریں گے۔ دین کے معنی صرف مذہب کے ہی نہیں۔ گو مذہب بھی اس میں شامل ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ مذہب تو انبیاء کے ذریعہ سے قائم ہوتا ہے۔ خلفاء کے ذریعہ سنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں ورنہ احکام تو انبیاء پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں۔ خلفاء، دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں اور **مُغْلَقْ** امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایسی راہیں بتاتے ہیں جن پر چل کر اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ نہیں فرمایا کہ جو مسلمانوں کا دین ہوگا ہم اسے مضبوط کریں گے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ جو خلیفہ کا دین ہوگا اسے مضبوط کریں گے۔ جس پالیسی کو خلفاء پیش کریں گے ہم اسے ہی کامیاب بنائیں گے اور جو پالیسی ان کے خلاف ہوگی اُسے ناکام کریں گے۔"

(الفضل 4؍ ستمبر 1937ء، صفحات 3-4)

اطاعت ایک فرض ہے

"امام کی آواز کے مقابلہ میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے۔ تم فوراً اُس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لیے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔ بلکہ اگر انسان اُس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔ ہمارے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس قسم کی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایسا ہی کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آواز دینے پر فوراً نماز توڑ

دی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور غالباً میر مہدی حسین صاحبؓ اور میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے بھی ایسا ہی کیا تھا بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی آیت پڑھ کر انہیں جواب دیا تھا۔ بہرحال نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایک ضروری امر ہے بلکہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک بڑی بھاری علامت ہے۔ چونکہ پچھلی آیات سے خلافتِ اسلامیہ کے متعلق مضمون بیان کیا جارہا ہے اور تمام احکام نظام اسلام کی مضبوطی کے متعلق دیئے گئے ہیں اس لیے اس آیت میں بھی اسی مضمون کو جاری رکھا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے مومنو! اگر کبھی خدا تعالیٰ کا رسول تمہیں بلائے تو اس کے بلانے کو دوسروں کے بلانے جیسا مت سمجھو۔ بلکہ فوراً اُس کی آواز پر لبیک کہا کرو۔ گویا بتایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو الگ الگ حیثیتیں ہیں۔ ایک افسرِ دنیوی ہونے کی اور ایک نبی ہونے کی۔ دنیوی رئیس ہونے کے لحاظ سے بھی اُس کے احکام کو ماننا ضروری ہے مگر رئیسِ دینی ہونے کے لحاظ سے تو اُس کی آواز پر لبیک کہنا اَور بھی مقدم ہے۔ یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفۂ رسول اللہؐ پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اُس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہوتا ہے اور اُس کی مجلس سے بھی چپکے سے نکل جانا بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر، جلد ششم، صفحات 408-409)

اپنا سب کچھ خلافت پر نثار کرنے کے لیے تیار ہوں

"تزکیۂ نفوس کے لیے پہلی چیز دعا ہی ہے خدا کے محض فضل سے میں بہت دعائیں کرتا ہوں اور بہت کرتا ہوں تم بھی دعاؤں سے کام لو۔ خدا تعالیٰ زیادہ توفیق دے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ میری اور تمہاری دعاؤں میں فرق ہے جیسے ایک ضلع کے افسر کی رپورٹ کا اور اثر ہوتا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر کا اور اور وائسرائے کا اور۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔"

(منصب خلافت، انوار العلوم، جلد 2، صفحہ 49)

اطاعت رسول خلیفہ کے بغیر ہو ہی نہیں ہو سکتی

"اطاعت رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتہ میں پرو دیا جائے یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ صحابہؓ بھی حج کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں۔ پھر صحابہؓ اور آج کل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ یہی کہ صحابہ میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حد کمال کو پہنچی ہوئی تھی چنانچہ رسول کریم ﷺ انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے صحابہؓ اسی وقت اس پر عمل کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں...... کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جب بھی خلافت ہوگی، اطاعت رسول بھی ہوگی"۔

(تفسیر کبیر، جلد ششم، سورۃ النور، صفحہ 369)

اطاعت امام میں ہی ہر قسم کی فضیلت ہے

"یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے ... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعودؑ پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعوؤں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا۔ جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔"

(روزنامہ الفضل 15، نومبر 1946ء، صفحہ 6، کالم 2)

نعمتِ خلافت کی قدر دانی کرنے کی تلقین

"وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس کے وعدہ پورا ہونے پر زور دیا اور وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم:8) کے وعید کی طرف توجہ دلائی کہ ہم جو انعامات تم پر نازل کرنے لگے ہیں اگر تم ان کی ناقدری کروگے تو ہم تمہیں سخت سزا دیں گے۔ خلافت بھی چونکہ ایک بھاری انعام ہے اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم، سورہ نور، صفحہ 370)

تمام برکات خلیفۂ وقت سے تعلق کے نتیجہ میں مل سکتی ہیں

"جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے، جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے، جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی ... وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا کر سکتا ہے۔"

(الفضل، 20 نومبر 1946ء، صفحہ 7، کالم 3)

جو کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں

"جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا

ضروری ہے اور جو اس بات کو رڈّ کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رڈّ کرتا ہے۔ صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلہ احمدیہ سے بھی خداتعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خداتعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہو سکتے اور کبھی نہیں ہو سکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔

پس اے جماعت احمدیہ! اپنے آپ کو ابتلاء میں مت ڈال اور خداتعالیٰ کے احکام کو رڈّ مت کر کہ خدا کے حکموں کو ٹالنا نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ اسلام کی حقیقی ترقی اس زمانہ میں ہوئی جو خلافت راشدہ کا زمانہ کہلاتا ہے پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی ترقیوں کو مت روک اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مت مار۔ کیسا نادان ہے وہ انسان جو اپنا گھر آپ گراتا ہے اور کیا ہی قابل رحم ہے وہ شخص جو اپنے گلے پر آپ چھری پھیرتا ہے پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا بیج مت بو اور جو سامان خداتعالیٰ نے تیری ترقی کے لئے بھیجے ہیں ان کو رڈّ مت کر کیونکہ فرمایا ہے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔ (ابراہیم:8)

البتہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں بڑھاؤں گا اور زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی راہ اختیار کی تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔"

(کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے، انوار العلوم، جلد2، صفحات 13-14)

ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی جماعت کے جذبۂ اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے اعلان فرمایا: "خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لیے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لیے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لیے تیار ہیں، میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لیے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کُود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سَو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سَو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔ خُدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لیے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کا نام بلند کرنے کے لیے کھڑا کیا ہے۔"

(الفضل، مصلح موعود نمبر 18 تبلیغ / فروری 1958ء، صفحات 17-18)

ہر احمدی اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار رہے

"جس نے خلیفۂ وقت کی بیعت کی ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفۂ وقت کی بیعت کے بعد اس پر یہ فرض عاید ہو چکا ہے کہ وہ اس کے احکام کی اطاعت کرے ...ہمارے سپرد ایک بہت بڑا کام ہے اور وہ کام کبھی سرانجام نہیں دیا جا سکتا جب تک ہر شخص اپنی جان اس راہ میں لڑا نہ دے۔ پس تم میں سے ہر شخص خواہ دنیا کا کوئی کام کر رہا ہو اگر وہ اپنا سارا زور اس غرض کے لیے صرف نہیں کر دیتا، اگر خلیفۂ وقت کے حکم پر ہر احمدی اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار نہیں رہتا ۔ اگر اطاعت اور فرمانبرداری اور قربانی اور ایثار ہر وقت اس کے سامنے نہیں رہتا تو اس وقت تک نہ ہماری جماعت ترقی کر سکتی ہے اور نہ وہ اشخاص مومنوں میں لکھے جا سکتے ہیں۔"

سیالکوٹ، 13 ستمبر 1931ء

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/ اکتوبر 1946ء مطبوعہ روزنامہ الفضل، قادیان، 15/ نومبر 1946ء، صفحہ 6، کالم 2)

مبارک وہ حقیقت جان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ قیادت مان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ جو پیوستہ خلافت کے شجر سے ہے
کہ وہ محفوظ ہر خوف و خطر، ہر فتنہ گر سے ہے
(مکرم محمد صدیق امرتسری)

خلفاء کی اطاعت میں کامیابی کا راز ہے

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

کامیابی کا راز

" اللہ تعالیٰ کی آواز سنو اور لبیک کہتے ہوئے اس کی اطاعت کرو اگر تم تقویٰ کی راہوں پر چل کر سَمْعًا وَّ طَاعَةً کا نمونہ پیش کرو گے تو تمہیں اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی توفیق دے گا کہ تم اپنی جانوں، مالوں اور عزتوں سب کو اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اس طرح تمہیں دل کے بخل سے محفوظ کر لیا جائے گا یہی کامیابی کا راز ہے۔"

(خطبہ جمعہ 6/ مئی 1966ء، مطبوعہ خطبات ناصر، جلد 1، صفحات 245)

نفاق اور کفر سے بچنے کا اصل ذریعہ

"نفاق اور کفر سے بچنے کا اصل ذریعہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور محبت ہے اور پھر ان سے جن کے متعلق خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ ان کی اطاعت کرو اور ان سے پیار کا تعلق قائم کرو۔

جو طریق منافق اختیار کرتا ہے اس پر قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً ایک طریق اس کا یہ بتایا ہے کہ وہ یہ اعتراض کرتا ہے کہ هُوَ اُذُنٌ کہ یہ تو کان ہیں لوگ آتے ہیں کان بھر جاتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نعوذ باللہ) اور غلط فیصلے ان سے ہو جاتے ہیں۔ وہ دن اور آج کا دن اور پھر قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔ جو آپ کے عاجز اور ناچیز بندے آپ کے نام پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑے کئے جاتے ہیں بطور نائب کے، بطور خادم کے، بطور پیار کرنے والے کے، بطور اس ذرۂ ناچیز کے جسے خدا تعالیٰ اپنی دو انگلیوں میں لے اور اعلان کرے کہ اس ذرہ کے ذریعہ میں اپنی قدرت کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں ان پر یہ اعتراض ہوتے رہیں گے ہو رہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے۔"

(خطبات ناصر، جلد دوم، صفحات 36، خطبہ جمعہ، 2 فروری، 1968ء)

خلیفہ کے فیصلے پر عمل ضروری ہے

"ہر وقت دعا کرتے ہوئے اللہ سے اللہ کا نور حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک نورانی فضا پیدا کر کے خلیفۂ وقت کے سامنے اپنے مشوروں کو رکھیں اور جب کوئی فیصلہ سنا دیا جائے کسی مشورہ کے بعد تو اس پختہ ارادہ کے ساتھ وہاں سے اٹھیں کہ ہم اپنی پوری طاقت اور پوری توجہ سے اس فیصلہ کی تعمیل ان لوگوں سے کروائیں گے جن کا تعلق اس سے ہو۔

اس طرح جب خلیفۂ وقت جماعت کو یا بعض افرادِ جماعت کو اس لئے بلائے، صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق کہ اکٹھے ہو اور مشورہ دو کہ تمہاری نمائندگی کون کرے تو کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس مجلس سے اس لئے اٹھ کر چلا جائے کہ وہاں کوئی ایسی بات ہوئی ہو جو اس کی طبیعت پر گراں گزری ہو یہ اطاعت سے نکلنا ہے ہمیشہ اس سے بچنا چاہئے اور اگر اس قسم کا قصور ہو جائے تو بڑی استغفار کرنی چاہئے یہ کوئی دنیوی کھیل یا تماشہ یا دنیوی سیاست نہیں ہے ہم سب ساری دنیا کو ناراض کر کے اپنے ربّ کے قدموں پر جھک گئے ہیں اس لئے کہ وہ ہمارا مولیٰ ہم سے خوش ہو جائے اور اس کی رضا کو ہم پالیں اگر اس کے بعد بھی ہم اس کی طرف پیٹھ پھیر لیں دنیا کی طرف اپنا منہ کر لیں تو ہم سے زیادہ کوئی بدبخت نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی رضا کی جنت ہی میں رکھے اور شیطان کا کوئی وار ہم پر کارگر ثابت نہ ہو۔"

(خطبات ناصر، جلد دوم، صفحہ 108-109، خطبہ جمعہ، 5/ اپریل، 1968ء)

خلیفۂ وقت کی اطاعت میں لگ جاؤ

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم کسی نتیجہ پر پہنچ جاؤ تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور پختہ یقین پر قائم ہوتے اور رہتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی ہماری مدد کرے تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں اگر وہ ہمارا ساتھ چھوڑ دے تو ہم ناکامی کا منہ

دیکھیں گے خدا پر توکل رکھتے ہوئے اپنے فیصلہ کو جاری کردو اور فَاِذَا عَزَمْتَ کے اوقات میں جب خلیفۂ وقت اپنے فیصلہ کا اعلان کرے مسلمانوں کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا: فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ قف فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (سورۃ محمد:22) کہ جب کسی کام کے کرنے کے متعلق خلیفہ (یہاں عزم جو کہا گیا ہے وہ دوسری جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سوائے خلیفہ کے کسی نے عزم نہیں کرنا نبی کے بعد جب خلیفہ) کسی فیصلہ کو پہنچ جائے اور اپنے دل میں پختہ ارادہ کرلے کہ اگر یوں کیا جائے تو جماعت کو روحانی اور جسمانی فائدہ ہے اس لئے یوں کیا جائے گا تو مسلمانوں کا کیا فرض ہے؟ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ جو انہوں نے اپنے خدا کے ہاتھ پر ہاتھ دے کر خدا اور خلیفۂ وقت کے لیے عہدِ اطاعت باندھا تھا اس کو وہ پورا کریں اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتے ہوئے خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی تعمیل میں لگ جائیں لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔ دنیا کی بہتر سے بہتر جزاء اور اخروی زندگی میں اعلیٰ سے اعلیٰ ثواب انہیں ملے گا۔ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔" (خطبات ناصر، جلد دوم، صفحہ 108، خطبہ جمعہ 5/اپریل، 1968ء)

خلفاء کی اطاعت کامل طور پر بشاشت سے کرو

"پھر خلفاء کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوہ کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میری اور میرے خلفاء کی سنت تمہارے لئے اسوہ ہے۔ خلیفہ سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو اپنا کچھ نہیں رکھتا بلکہ وہ نبی متبوع کے وجود کا ایک حصہ ہوتا ہے اور اسی کا رنگ اس کے اوپر چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ خلفاء کی سنت بھی تمہارے لئے اسوہ ہے۔ یعنی اگر کسی وقت کسی مقام پر کسی زمانے میں میرا جو حسن ہے یا مجھ پر خدا تعالیٰ کی صفات کا جو رنگ چڑھا ہوا ہے وہ تمہیں صاف اور واضح طور پر نظر نہ آئے تو میرے خلفاء کی طرف دیکھ لینا کیونکہ جو ان کا رنگ ہے وہ ان کا اپنا نہیں ہے بلکہ میرے نائب ہونے کی حیثیت سے ان میں میرا ہی حسن جلوہ گر ہے۔ ان پر میرا ہی رنگ چڑھا ہوا ہے۔ اگر زمانہ کی دوری یا مکان کی دوری کی وجہ سے تمہیں کوئی شبہ پیدا ہو تو اس وقت جو میرے نائب اور خلفاء ہوں گے ان کے اندر تمہیں میرے حسن اور میری سنت کا اسوہ نظر آئے گا۔ اس لئے تم ان کی پیروی کرنا۔

پس چونکہ خلفاء کا اپنا کچھ نہیں ہوتا اس لئے ان کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ اس طرح خدا تعالیٰ ان کو کوئی رفعت دینا چاہتا ہے۔ ان کے لیے تو خدا تعالیٰ کا پیار کافی ہے۔ اس لئے ان کو تو کسی اور رفعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کی اطاعت کا حکم دراصل اس لئے دیا گیا ہے کہ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ تمہیں رفعت بخشنا چاہتا ہے۔ اگر تم ان کی اطاعت نہیں کروگے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ابلیس بن جاؤ گے اگر تم ابلیس نہیں بننا چاہتے تو پھر تمہیں خلفاء کی اطاعت کرنی پڑے گی۔ تمہیں ان کی کامل طور پر اور بشاشت کے ساتھ اطاعت کرنی پڑے گی۔"

(خطبات ناصر، جلد چہارم، صفحہ 124-125، خطبہ جمعہ 17 مارچ، 1972ء)

اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسولؐ سے تمہارا قدم اِدھر اُدھر نہ جائے

..."خدا نے کہا تھا... تم پر اس بات کی ذمہ داری ہے کہ تم ہمارا حکم سنو اور بجالاؤ اور تمہیں حکم یہ ہے کہ صبر اور دعا کے ساتھ ان آفات کا، ان تکالیف کا، دشمن کے ان منصوبوں کا مقابلہ کرو۔ گالی کا جواب گالی سے دے کر نہیں پتھر کے مقابلہ میں پتھر پھینک کر نہیں بلکہ پتھر کھاؤ اور صبر کرو اور دعا کرو اپنے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جو پتھراؤ کرتے ہیں۔ یہ مقام ہے ایک احمدی کا اس مقام کو نہ چھوڑیں اور یہ نہ بھولیں کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا وعدہ اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب اطاعت خدا اور اطاعت رسول کے مقام سے آپ کا قدم ادھر ادھر نہ ہو جائے اور خدا تعالیٰ نے پھر عجیب وعدہ دیا ہے کہ اگر تم اطاعت خدا اور اطاعت رسول پر مضبوطی کے ساتھ اور ثبات قدم کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہوگے اور اللہ تعالی کے دامن کو انتہائی پختگی کے ساتھ اور انتہائی عشق اور محبت کے ساتھ تم نے تھاما ہوا ہوگا تو نہ صرف یہ کہ تم اعلیٰ ہوگے بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ پہلے سے زیادہ حسین اور مقبول اعمال کی توفیق دیتا چلا جائے گا۔ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ان کے اندر کوئی کمی واقع نہیں ہوگی بلکہ اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ انعام کی عطا کہیں ٹھہرے گی نہیں حصولِ انعام کی کوئی آخری منزل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں اس قوم پر انعام پر انعام کرتا چلا جاؤں گا جس کے افراد انتہائی قربانیاں دے کر میری محبت اور پیار اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا سکہ دنیا میں بٹھانے والے ہوں گے۔"

(خطبات ناصر، جلد پنجم، صفحات 537-538، خطبہ جمعہ 31 مئی 1974ء)

قانون کی اطاعت

"دوسری ذمہ داری جو ایک احمدی کی ہے اور جس کے متعلق شروع سے ہی جماعت کی تربیت کی جارہی ہے وہ یہ ہے کہ قانونِ ملکی کو کبھی اپنے ہاتھ میں نہیں لینا۔ ہمارے متعلق لاء ابائیڈنگ پیپل (Law Abiding People) کہا جاسکتا ہے کہ ہم قانون کی پابندی کرنے والے اور قانون کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہیں۔ آیت کا چھوٹا سا ٹکڑا میں نے سورۃ فاتحہ کے بعد پڑھا تھا اس میں اُولِی الْاَمْرِ کے لفظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ (تیسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ بھی میں اس کے

ساتھ ہی شامل کر لیتا ہوں) ایک تو ہم لاء ابائیڈنگ پیپل (Law Abiding People) یعنی قانون کے پابند اور قانون کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں اور دوسرے جن کو قانون صاحبِ اختیار بناتا ہے ہم اُن کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہ بھی اسی کے اندر آجاتا ہے یعنی قانون کی اطاعت کرنا اور قانون شکنی سے بچنا ہی یہ تقاضا کرتا ہے کہ جن لوگوں کو قانون نے حکومت کا اختیار دیا ہے قانون کے اندر رہتے ہوئے اُن کی بھی اطاعت کی جائے۔ اُن کا یہ فرض ہے کہ وہ قانون کے خلاف کوئی کام نہ کریں اور قانون کے خلاف کوئی حکم نہ دیں اور ہر شہری کا یہ فرض ہے اور ہر احمدی کا خصوصاً، جن کو میں اس وقت مخاطب کر رہا ہوں کہ وہ قانون شکنی نہ کریں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔"

(انوار القرآن، جلد اوّل، تفسیر سورۃ النساء آیت 59، انوار القرآن، صفحہ 560)

جماعت احمدیہ کی بنیاد خلافت پر ہے

"جماعت احمدیہ کی بنیاد ہی خلافت پر ہے اور خلافت جو ہے اس کی مثال یوں سمجھ لو کہ کسی نے بہت ہی شاندار عمارت بنائی تھی اس نے اس کی بنیادوں کے نیچے چھ چھ انچ ریت ڈالی۔ ریت کے ذرے بڑے کمزور ہوتے ہیں لیکن اس ریت کو کچھ اس طرح باندھا کہ وہ پتھر سے زیادہ مضبوط بنی اور اس ساری تعمیر کا بوجھ اس نے اپنے اوپر اٹھا لیا اسی طرح خلافت جو ہے اسے ریت کے ذرے سمجھ لو کیونکہ حقیقی طور پر خلفائے راشدین کی خلافتوں میں سے ہر خلافت کی نمایاں خصوصیت عاجزی ہے انہوں نے اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھا لیکن اللہ تعالی نے الٰہی ریت کے ذرّوں کو اپنی قدرت کی انگلیوں میں کچھ اس طرح پکڑا کہ وہ ساتویں آسمان تک جانے والی اتنی بلند عمارت کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل ہو گئے۔"

(خطبات ناصر، جلد سوم، صفحہ 310، خطبہ جمعہ 28/اگست 1970ء)

"اگر واقعہ میں خدا تعالیٰ کے لیے پیار ہے تو اس پیار کا جو مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کا نمونہ یہ ہے کہ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب:22) ایک کامل نمونہ تمہارے سامنے ہے جس نے ہر حکم کی پورے طور پر سچے طور پر اپنے سارے دل کے ساتھ اطاعت کی اور وہ حکم بجالائے ان کی اتباع کرو یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ جس طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ۔ خدا تعالیٰ کی وحی کی اتباع کر کے خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت کو حاصل کیا تھا ...اِتَّبِعُوْنِیْ میں جس اتباع کا ذکر ہے اس کے معنی یہ ہیں اَطِیْعُوا اللّٰہَ خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرو اور اس رنگ میں اطاعت کرو وَالرَّسُوْلَ رسول کی اطاعت کرو اس رنگ میں اطاعت کرو جس رنگ میں رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی وحی کی اطاعت کی۔ یہ ہے محبت جو انسان خدا تعالیٰ سے کرتا ہے اور یہ ہے جزا محبت کے رنگ میں جسے انسان خدا تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے ہمیں۔ لیکن جو اس راستے پر چلنے سے انکار کرے لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی دشمنی وہ مول لے گا اور خدا تعالیٰ اسے اپنا دشمن سمجھے گا۔

تو دوستی محبت یا دشمنی اور عداوت اس رنگ میں ہے قرآن کریم کے نزدیک، میں نے بتایا یہ اصولی اور بنیادی چیز ہے جو یہاں بیان کی گئی ہے کہ محبت کرنا خدا سے اس معنی میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ بنا کر آپ کے نقشِ قدم پر چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کی جائے۔"

(انوار القرآن، تفسیر خلیفۃ المسیح الثالثؒ، سورۃ آل عمران، صفحات 400-401)

اصل اطاعت وہ ہے جو فرشتوں نے دکھائی تھی

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حبل اللہ کیا ہے؟

"اس کے متعلق حقیقی اوراصلی تعریف تو یہ ہے کہ حبل اللہ نبی اللہ کو کہتے ہیں۔ کیونکہ آسمان سے کوئی رسی ظاہری طور پر ایسی نظر نہیں آتی اترتی ہوئی جس پر کوئی مومن ہاتھ ڈال لے اور پھر وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگے۔ جو کچھ بھی آسمان سے اُترتا ہے وہ انبیاء کے دلوں پر اترتا ہے اور انبیاء ہی حبل اللہ ہوتے ہیں۔ جن کا ہاتھ انسان مضبوطی سے تھام لے تو گویا خدا کا ہاتھ تھام لیا چنانچہ بیعت کا یہی فلسفہ ہے۔

حبل اللہ کو تھامنے والے وہ تھے جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہاتھ تھاما۔ اور پھر وہ ہاتھ کاٹے تو گئے لیکن الگ نہ ہوئے۔ ایسا جڑے اس ہاتھ سے کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت ان ہاتھوں کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ سے الگ نہ کر دے۔

چنانچہ دوسری جگہ اسی مضمون کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:

لَا انْفِصَامَ لَهَا ان کا ہاتھ ایسے کڑے پر پڑ جاتا ہے لَا انْفِصَامَ لَهَا وہ کڑا نہیں ٹوٹ سکتا اور اس کڑے سے وہ ہاتھ جدا نہیں ہو سکتا، کسی طرح بھی وہ علیحدگی پھر ممکن نہیں رہتی۔ تو فرمایا کہ تم اگر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نہ چھوڑو تو پھر تمہیں کوئی خوف نہیں پھر جس آن بھی تمہاری موت آئے گی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ تقویٰ کی موت ہوگی۔

اب جو بظاہر ایک بہت ہی مشکل مضمون تھا اور واقعۃً اس کے باریک پہلو بہت ہی مشکل ہیں اور حقیقت میں وہ حق ادا کرنے والا جس کا پہلی آیت میں ذکر ہے سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اپنی کامل صورت میں ممکن ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ آپؐ کی پیروی میں کوئی قدم آگے بڑھائے اور ظلّ بن جائے... یہ بنیادی شرط مقرر فرمادی کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ اختیار نہ کرو۔ جب انبیاء گزر جاتے ہیں تو انبیاء کے بعد ان کے خلفاء ان کی نمائندگی کرتے ہیں اور بیعتِ خلافت بھی اسی لیے لی جاتی ہے۔ خلیفہ فی ذاتہٖ تو اللہ کی رسی نہیں ہے لیکن اللہ کی رسی کی نمائندگی کر رہا ہوتا ہے اس لیے حقیقت میں جب آپ خلافت کے ہاتھ میں بیعت کا ہاتھ تھماتے ہیں تو فی الحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی کا عہد کر رہے ہوتے ہیں اس کے سوا تو خلیفہ کی کوئی حیثیت نہیں اگر وہ غلامی حاصل نہ ہو تو دو کوڑی کی بھی قیمت نہیں ہے خلیفہ کی، اس لیے جب اس طرف توجہ مبذول ہوتی ہے تو بیعت کی قیمت بھی بہت بڑھ جاتی ہے۔ بیعت کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ جاتی ہیں اور وَلَا تَفَرَّقُوْا کے نتیجے میں جو انذار بھی ہے اس کی طرف توجہ مبذول ہو جاتی ہے کہ کوئی انسان جب بیعت کرنے کے بعد ایسی حرکت کرتا ہے جس سے افتراق پیدا ہو جس سے دل پھٹتے ہوں اس کا بہت ہی خطرناک نتیجہ نکل سکتا ہے اور تقویٰ کے اوپر ضرب لگانے والی بات ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس مضمون کو اور زیادہ وضاحت کے ساتھ اور کسی قدر نرمی اور رحم اور شفقت کے ساتھ بیان فرماتا ہے:

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اگر تم ویسے خوف نہیں کھاتے تو کچھ یہ احساس ہی کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کتنا احسان کیا تھا۔ کتنی بڑی نعمت تھی جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل فرمائی اور کن تباہیوں سے تمہیں بچایا ہے اتنا ہی احساس کرو ...

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ، تم تو دشمن تھے باہم دگر تم تو ایک دوسرے کی نفرتوں میں مبتلا تھے اور غیض و غضب کی آگ بھڑک رہی تھی تمہارے سینوں میں ایک دوسرے کے خلاف، فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُم تمہارے دلوں کو اس طرح محبت سے باندھ دیا اللہ تعالیٰ نے فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کہ تم بھائی بھائی بن گئے۔ غیر معمولی محبتیں نصیب ہوئی ہیں ...... وہی حالت اس وقت عرب کی تھی فرماتا ہے فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا، عام دستور تو یہ ہے کہ جب قوموں میں یہ علامات پیدا ہو جایا کریں تو پھر وہ واپس نہیں آیا کرتیں پھر وہ ہلاک ہو جایا کرتی ہیں، فرمایا یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہلاکت کے منہ سے تمہیں کھینچ کر واپس نکال لیا۔ اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے توسط

سے اور آپؐ کے احسان کے نتیجے میں تمہیں اس تباہی سے آزاد کر دیا۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کھول کھول کر اپنی آیات تمہارے سامنے رکھتا ہے تاکہ تم ہدایات پاؤ...

یہ بھی ایک بہت ہی عظیم الشان فضل ہے جسے جماعت کو کبھی بھلانا نہیں چاہیے کہ بہت سی ایسی جماعتیں جن میں تیس تیس چالیس چالیس سال سے دشمنیاں چلی آرہی تھیں ان کے اندر سارے اختلافات دور ہوگئے اور باہمی محبت کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ ایثار اور قربانی کی روح سے وہ ملنے لگے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/ اکتوبر 1984ء، بمقام لندن، خطباتِ طاہر جلد 3، صفحات 585-588)

وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ

"ایک ہاتھ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دیا اسے واپس نہیں لینا۔ کاٹا جائے، تم پارہ پارہ کئے جاؤ، ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ لیکن اب یہ ہاتھ جو ہے یہ اب واپس نہیں جائے گا۔ یہ فیصلہ کر لو تو ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ تم سے وہی سلوک کریں گے جو ان لوگوں سے ہوتا ہے۔ جن کے متعلق فرمایا:

وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ

جس لمحہ بھی اب تم پر موت آئے گی اس حالت میں وہ لمحہ تمہارے اسلام کا لمحہ لکھا جائے گا۔ پھر وہ ان کو جذبات کی دنیا میں داخل کر دیتا ہے احسانات کی باتیں فرماتا ہے کہ کس طرح پر تم پر نعمتیں کیں تم سے پیار کا سلوک کیا، کیا تم ایسے ہو جاؤ گے ناشکرے کہ اب یہ نعمتیں پانے کے بعد پھر ان حالتوں میں واپس لوٹ جاؤ گے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو نعمتیں تم نے پائی ہیں ان کو اپنے تک محدود نہ رکھو ان کو آگے پھیلاؤ... اپنے گردوپیش اپنے ماحول میں محبتوں کی نہریں جاری کر دو کیونکہ اسی کا نام جنت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/ اکتوبر 1984ء بمقام لندن، خطباتِ طاہر، جلد 3، صفحات 589-590)

جماعت کی طاقت کا راز اس اطاعت میں ہے جو فرشتوں نے دکھائی تھی

اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ (الجاثیہ: 24)

"... اگر نفس کے اندھیروں کو نفس سے دور نہ کیا جائے تو روشنی وہاں جگہ نہیں بنا سکتی۔ اس میں بظاہر ایک تضاد بھی ہے روشنی ہی تو ہے جو اندھیروں کو دھکیل کر باہر کرتی ہے مگر قرآن کریم نے جو نقشہ کھینچا ہے وہ ایسا ہے کہ نفس کے اندھیرے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب روشنی کے رستے بند کر دیے جائیں ... روشنی میں طاقت تو ہے کہ وہ اندھیروں کا ازالہ کرے مگر وہ پردے جو روشنی کی راہ میں حائل کر دیئے جائیں پھر جو اندھیرے پیدا ہوتے ہیں ان کے وجود میں روشنی کا کوئی قصور نہیں۔ پس یہ جو مثال دی اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ کہ وہ شخص جو اپنی نفسانی خواہشات کو اپنا معبود بنا لے، اس کی مثال ایسی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے دے اور باوجود علم کے گمراہ ہو۔ یعنی روشنی ہو تو سہی مگر ایسی روشنی نہ ہو جس سے وہ فائدہ اٹھا سکے۔ اور یہ کس صورت میں ممکن ہے فرمایا خَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ اس کے کانوں پر بھی مہر کر دے یعنی قوتِ شنوائی پر وَقَلۡبِهٖ اور اس کے دل پر بھی مہر لگا دے وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور اس کی آنکھوں پر پردہ تان دے۔ یہ اگر صورت پیدا ہو تو روشنی خواہ وہ سمعی روشنی ہو یا بصری روشنی ہو وہ پردوں سے ٹکرا کر ناکام واپس لوٹ جائے گی۔ اور اندھیروں کو روشنی میں تبدیل نہیں کر سکے گی اور یہ جو صورتِ حال ہے یہ ایک انسان کی اندرونی بیماری سے تعلق رکھتی ہے اور یہ بیماری باہر سے نہیں آتی۔ کیونکہ خدا نے تو کہیں نہیں فرمایا کہ اپنے نفس کو اپنا معبود بنالو، اللہ تعالیٰ نے تو بار بار یہی فرمایا اور اسی طرف توجہ دلائی کہ میں ہی تمہارا ایک معبود ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ... اس آیت کی تفسیر اور اس کی ساری روئداد آدم کی تخلیق اور فرشتوں اور شیطانوں کے اس حکم پر ردِّ عمل میں ہمارے سامنے ہے۔ جو قرآن کریم نے محفوظ فرمایا۔

حکم ہؤا سجدہ کر دو، فرشتوں نے کہا حاضر ہیں ہم سجدہ کرتے ہیں یہ نہیں دیکھا کہ یہ کیا چیز ہے ہمارے مقابل پر، اس کی کیا حیثیت ہے لیکن تھا ضرور خیال۔ اگر خیال بھی نہ ہوتا تو یہ نہ کہتے کہ کیا تو اس کو بنائے گا زمین میں اپنا خلیفہ، اس کو بنائے گا جس سے فساد برپا ہوں گے، جس سے خون خرابہ ہو گا، زمین خون سے رنگی جائے گی۔ اس لئے یہ غلط بات ہے کہ انہوں نے لاعلمی میں خدا کے حکم کے سامنے سر جھکایا ہے۔

علم تھا اور ایسی بات کا علم تھا کہ جو واقعۃً ہو کر رہنے والی تھی۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ آدم کے وجود کے نتیجے میں جب اس کو اختیار ملے گا نیک و بد میں فیصلہ کرنے کا، چاہے تو نیکی اختیار کرے، چاہے تو بدی اختیار کرے تو اپنی سرشت کے اعتبار سے یہ ایسا ہے کہ خود سری بھی کرے گا مخالفتیں بھی ہوں گی آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑے اُٹھیں گے، حسد کارفرما ہو گا۔ جو بھی باتیں ہوں اس وجود نے تو ضرور دنگے فساد کرنے ہیں اور خون خوب بہائے گا، فساد برپا کرے گا اور خدا کہہ رہا ہے کہ اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ مگر فرشتے جانتے تھے کہ ہم خدا کی عبادت کرنے والے

ہیں اس لئے خدا جس کے سامنے کہے ہم اسی کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ تو کوئی بے وقوفی کا فیصلہ نہیں تھا لاعلمی کے نتیجے میں، لاعلمی تھی تو عرفان کی کمی کی وجہ سے۔ جو عرفان خدا نے ان کو عطا نہیں فرمایا اس کے فقدان کی وجہ سے ان کے دل میں وسوسے پیدا ہوئے مگر ان وسوسوں کے باوجود اطاعت کی ہے اس میں ہمارے لئے بہت بڑا سبق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نفس کے اندھیرے وسوسوں سے پیدا ہوتے ہیں اور وساوس ہی ہیں جو یقین کو شک میں بدل دیتے ہیں۔ پس وہ شخص جو اپنے وسوسوں کا شکار نہ ہو اور اس آخری حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھے کہ جسے خدا نے مامور بنایا ہے اس کے سامنے میں سر جھکاؤں گا، جسے خدا نے ایک امارت بخشی ہے ایک حکم بخشا ہے۔ میں نے تو خدا کی عبادت کرنی ہے اس بندے کی تو کوئی حیثیت نہیں۔ اگر میں نے خدا سے روح گردانی کی تو میں کہیں کا بھی نہیں رہوں گا اور جتنا کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو اپنے سے چھوٹا دیکھے اور پھر بھی سر جھکائے اتنی ہی بڑی اس کی عظمت ہے۔ وہاں جھکنا عظمت کی دلیل ہے وہاں سر اٹھانا ذلّت کا نشان ہے۔ اب دیکھو فرشتوں کو کیسا مرتبہ اور مقام حاصل ہؤا انہوں نے آدم کو ایک معمولی حقیر چیز دیکھتے ہوئے بھی اس کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا فیصلہ کیا...... لیکن شیطان نے کیا کہا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ۔

تو پہلا پردہ جو انسان کو اندھیروں میں مبتلاء کرتا ہے وہ انانیّت کا پردہ ہے۔ اور یہی اس آیت کی تفسیر ہے۔ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ وہ جو اپنی خواہشات کو، اپنے نفس کو، اپنے طبعی میلانات کو اپنا محبوب بنا بیٹھے وہ مجسم شیطان ہے اور اس کے لئے کوئی روشنی نہیں ہے۔ اس کی آنکھیں دیکھتے ہوئے بھی اندھی ہوں گی۔ اس کے کان سنتے ہوئے بھی بہرے ہوں گے اس کا دل ان پیغامات کو آخری صورت میں ترتیب نہیں دے سکتا، جس ترتیب کے ساتھ انسان کو خیالات سمجھ آتے ہیں اور حقائق کی پہچان ہوتی ہے، جس ترتیب کے ساتھ ایک پاک دل اپنی شنید کو اور اپنی بصر کے پیغامات کو مرتب کرتا ہے اور نتائج نکالتا ہے......

جماعت کی طاقت کا راز اس اطاعت میں ہے جو فرشتوں نے دکھائی تھی۔ جانتے تھے کہ یہ وہ وجود آنے والا ہے جس کے نتیجے میں خوب خون خرابہ ہوگا اور اس کے نتیجے میں فسادات سے زمین بھر جائے گی۔ یہ نہیں جانتے تھے کہ کیوں بھرے گی۔ یہ معاملہ بعد میں ان پر کھلا جب شیطان نے بغاوت کی۔ اور خدا کو یہ چیلنج دیا کہ میں تیرے بندوں کو کھینچ کر اپنی طرف لے جاؤں گا اور اس طرح ان پر حملہ آوار ہوں گا کہ ان کو کچھ دکھائی نہیں دے گا کہ میں کہاں سے آرہا ہوں۔ ان کے دائیں سے بھی حملہ کروں گا اور بائیں سے بھی حملہ کروں گا۔ آگے سے بھی پیچھے سے بھی اوپر سے بھی نیچے سے بھی اور تو دیکھے گا کہ سارے یہ لوگ بکھر گئے اور تجھے چھوڑ کر میرے پیچھے لگ گئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیری یہ بات بھی جاہلانہ ہے جیسے پہلی بات جاہلانہ تھی، جو میرا بندہ ہے اس پر تیرا کوئی اثر نہیں ہے ...وہ تھوڑے ہونے کے باوجود ضرور غالب آئیں گے، ان میں غلبے کی طاقتیں بخشی گئی ہیں ...پس سب سے بڑا اندھیرا نفس کا یہ اندھیرا ہے جو میں سمجھ رہا ہوں یہ اگر خدا کے منشاء سے ٹکراتا بھی ہو اور نظام جماعت سے مختلف فیصلہ بھی ہو، تب بھی میں ٹھیک ہوں اور نظامِ جماعت غلط۔

اس اندھیرے نے ہمیشہ لوگوں کو ہلاک کیا اور کچھ عرصے کے بعد یہ ٹولے، جو بڑے بڑے سر اُٹھانے والے تھے، جتھے بنانے والے، سازشیں کرنے والے، ان کا نام و نشان باقی نہیں رہا۔ جس طرح دودھ سے مکھی کو نکال کے باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی برائیوں سمیت، ان کی انا سمیت، ان کے بڑے بڑے دعاوی سمیت ان کے ٹولوں سے جماعت کو صاف ستھرا کر کے نتھار لیا۔ اور اب ان کا حال دیکھو کہاں پہنچے ہیں۔ کوئی ہے جو جماعت کے مقابل پر فتنے کے سر اُٹھانے کے بعد اس سر کو اپنے وجود پر قائم رکھ سکا ہو۔ ان کی سرداریاں ہی ختم ہو گئیں۔ وہ سب سرداریاں جماعت کی برکت تھیں، جماعت کی ہی وجہ سے عطا ہوئی تھیں۔ اور ان ظالموں کو پتہ نہیں لگا کہ ہم ہیں کیا، ہماری حیثیت کیا ہے۔ یہ جماعت کی برکت ہے جو ہمیں کچھ لوگ عزت سے خطاب کرتے ہیں اور ان عزتوں کو جماعت کے بعد ہم زندہ نہیں رکھ سکیں گے۔ اور نہ کبھی رکھ سکے۔ تو ...قَوْلُھُمْ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا (یونس:66) عزت خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ انانیت سے کوئی عزت نصیب نہیں ہو سکتی۔"

(خطباتِ طاہر، جلد 15، صفحات 275-282، خطبہ جمعہ مورخہ 12/اپریل 1996ء)

ہم تمام نیک کاموں میں تیرے ساتھ تعاون کریں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خلافت کے منصب پر متمکن ہونے کے بعد پہلا خطبہ جمعہ جس میں ریزولیوشن کے ذریعہ اظہارِ وفاداری کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ ریزولیوشن یوں ہونا چاہئے کہ:

"اے آنے والے! ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہوں کے چراغ بجھاتے ہیں اور تقویٰ کے چراغ روشن کرتے ہیں اور تجھے اس دل میں اترنے کی دعوت دیتے ہیں جس دل میں اللہ کے تقویٰ کی مشعلیں روشن ہو رہی ہیں اور ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامِ شریعت کی کوشش میں جو اللہ کے فضل کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی، دعائیں کرتے ہوئے ہم تیری مدد کریں گے... ہم تمام نیک کاموں

میں تیرے ساتھ تعاون کریں گے اور کوشش کریں گے کہ جگہ جگہ خدا کی عبادت کے معیار بلند ہو جائیں......جو کمزوریاں پیدا ہو چکی ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسی نیکیاں عطا ہوں کہ ہر روز ہم نئے پھل پانے والے ہوں نیکیوں کے۔"

(خطبہ جمعہ 11 جون 1982ء، خطباتِ طاہر، جلد اوّل، صفحات 5-6)

ادب کا تقاضا

"کامل اطاعت کے باوجود ایک خلیفہ وقت سے خیالات میں، تصورات میں اختلاف ہو سکتے ہیں اور جائز ہے۔ اپنے خیالات پر تو بندے کا بس کوئی نہیں۔ وہ درست ہوں یا غلط، تقوٰی کا تقاضا ہے کہ جو ہیں ان سے انسان آگاہ ہو اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ہر گز اس رنگ میں استعمال نہ ہونے دے جس سے سلسلے کے مفاد کو یا بیعتِ اطاعت کو کوئی گزند پہنچنے کا خدشہ ہو۔ اگر کوئی اس کے نتیجہ میں اسے تکلیف پہنچتی ہے تو اس اقرار کو یاد رکھے اور اس تکلیف کو برداشت کرے، لیکن ہرگز اشارۃً یا کنایۃً اس کے منافی کوئی حرکت نہ کرے۔"

(خطبہ جمعہ 18/جون 1982ء'خطباتِ طاہر، جلد اوّل، صفحہ 14)

سُنو اور اطاعت کرو سننے اور اطاعت کے درمیان کوئی حیل وحجّت داخل نہ ہونے دیا کرو

"عرباض روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے تو آپؐ نے ایک ایسا وعظ کیا جو بہت ہی فصیح وبلیغ تھا۔ اس کے نتیجہ میں ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، ہماری آنکھیں بہنے لگ پڑیں۔ آنسو جاری ہو گئے ووجلت منها القلوب، اور ہمارے دلوں پر ایک لرزہ طاری ہو گیا۔ میرے باپ نے اس پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ وعظ تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وداع کا وعظ ہے۔ گویا آپؐ ہم سب سے رخصت ہونے کے قریب ہیں، تو آپ ہمیں کوئی ایسی نصیحت فرمایئے جس کو ہم پکڑ کر بیٹھ رہیں۔ کوئی ایسی بات کہیں جس عہد پر ہم ہمیشہ قائم ہو جائیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں صرف اتنا فرمایا:

أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ۔ (ترمذی ابواب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة و اجتناب البدع)

کہ میں تمہیں اللہ کے تقوٰی کی نصیحت کرتا ہوں اور یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جب سُنا کرو تو اطاعت کیا کرو۔ اور سننے اور اطاعت کے درمیان کوئی حیل و حجّت داخل نہ ہونے دیا کرو۔ وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ کا مطلب یہ ہے کہ سننا اور اطاعت کرنا اور کیوں اور کس لئے کی بحثیں نہ اُٹھانا۔"

(خطباتِ طاہر، جلد اوّل، خطبہ جمعہ 25 جون، 1982ء، صفحہ 25)

قیامت تک کے لئے خلافت سے اپنا دامن مضبوطی سے باندھ لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت تک کے لئے خلافت سے اپنا دامن اس مضبوطی سے باندھ لیں کہ جیسے عروۃ وثقٰی پر ہاتھ پڑ گیا ہو، جس کا ٹوٹنا مقدر نہیں...... پس آپ اگر خلافت کے ساتھ رہیں گے تو خلافت لازماً آپ کے ساتھ رہے گی، اور یہی دونوں کا ساتھ ہے جو توحید پر منتج ہو گا۔"

(ماہنامہ خالد مئی 1994ء، صفحات 2-4، بحوالہ اطاعتِ خلافت اور ہماری ذمہ داریاں، صفحات 77-78)

اطاعت کہتے کس کو ہیں!

"جماعت کو سمجھنا چاہئے کہ ہمارا دائرۂ اختیار کیا ہے؟ اطاعت کہتے کس کو ہیں اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اطاعت تو اصل وہ ہے کہ مرضی کے خلاف ہو اور جان کی قربانی پیش کرنی پڑے ...اس مضمون کو یاد رکھیں کہ میں اپنی جان، مال، عزت اور وقت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔ یہ اطاعت کا وہ مضمون ہے جس کو حضرت مصلح موعودؓ نے اس عہد کی صورت میں ہمیں سمجھایا کہ اطاعت محض خشک اطاعت کا نام نہیں ہے کہ مرضی کی بات ہو تو اطاعت کرو، جہاں تکلیفیں اور آزمائشیں سامنے آئیں وہاں اطاعت سے پیچھے ہٹ جاؤ۔"

(خطباتِ طاہر، جلد 15، صفحہ 461، خطبہ جمعہ 14 جون 1996ء)

انانیّت جب سر اٹھالیتی ہے تو اس سے بچنا بہت مشکل ہے

"امام اور ان کو جو اطاعت کرتے ہیں، جو مقتدی ہیں۔ ان کا رابطہ، ان کا تعلق... اس پہلو سے جہاں تک ان کا تعلق ہے جن کو خدا تعالیٰ نے اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے ان کے متعلق میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں روشنی ڈالی تھی۔ اور بتایا تھا کہ اطاعت کے مضمون میں کیا کیا خطرات درپیش ہیں، کیسے کیسے نفس سر اٹھاتا ہے اور خود اپنے خلاف فتوے دیتا چلا جاتا ہے۔ ایسی ہدایت دیتا جاتا ہے جو انسان کو ہلاکت میں ڈالنے والی ہو اور انانیت کا سر جب اُٹھتا ہے تو اس کے خطرے سے بچنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ یہ انانیت کا ہی سر ہے جو شیطان کہلاتا ہے اور ہر نفس میں موجود ہے۔ ہر نفس میں ہمیشہ ہر لحظہ اپنے نفس کو ڈسنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس پہلو سے میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ اطاعت سے کبھی بھی قدم باہر نہ نکالیں اور اطاعت میں بڑے اور چھوٹے کا کوئی فرق نہیں رہتا کیونکہ اطاعت محض خدا کی خاطر ہوتی ہے اور اللہ کے حکم کے تابع ہی انسان اطاعت پر مجبور فرمایا گیا ہے پس وہ اطاعت جو للہ ہو گی اس میں نہ بڑے کا کوئی فرق رہے گا، نہ چھوٹے کا۔ نہ اعلیٰ نبی کا نہ ادنیٰ نبی کا۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرة: 286) کا اقرار کرتے ہوئے مطیع جماعت ہمیشہ اطاعت

کے رستوں پر آگے قدم بڑھاتی ہے۔...اور سبحانَ ربِّیَ الاعلیٰ کا مضمون اس وقت ہے جب انسان کا سر انتہائی پستی کی حالت میں خدا کے حضور جھکا ہوُا ہوتا ہے اور اسے یاد دلایا جارہا ہے کہ تمہاری رفعتیں، تمہاری پستیوں سے وابستہ ہیں کیونکہ تم خدائے واحد کے حضور جھکے ہو جبکہ ہر دوسرے کی غلامی سے تم آزاد کئے جارہے ہو۔ اور تمام رفعتیں اس پستی میں ہیں جو خدا کی خاطر قبول کی جاتی ہے۔ پس کہو سبحانَ ربِّیَ الاعلیٰ۔...

پس اس پہلو سے یاد رکھیں کہ ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ تم جتنا جھکو گے اگر وہ خدا کی خاطر ہوگا، اگر خدا کی خاطر تم نے تذلّل اختیار کیا ہے تو بسا اوقات ممکن ہے کہ

یہ تذلّل کسی انسان کے سامنے دکھائی نہ دے کیونکہ صاحبِ امر ایک غیر بھی ہو سکتا ہے یعنی ہوگا ہی غیر کیونکہ خدا تعالیٰ براہِ راست تو ہر ایک کو حکم نہیں دیا کرتا۔ مراد یہ ہے کہ الف، ب، ج، د، جو بھی ان کا نام رکھیں جو صاحبِ امر ہے جس کے سامنے آپ سر جھکا رہے ہیں اس کا وجود ایک دکھائی دے رہا ہے۔ مگر آپ کے لئے یہ ہدایت ہے کہ اس وجود کو نظر سے ہٹا دو۔ کیونکہ تمہارا تذلّل لِلّٰہ ہونا چاہئے اور اپنے ربّ کی خاطر ہونا چاہئے۔ جب اپنے ربّ کی خاطر ہو تو کسی غیر کے سامنے جھکنا نشانِ ذلّت نہیں بلکہ نشانِ عظمت بن جاتا ہے ایک بڑا آدمی ایک چھوٹے کے سامنے جھک رہا ہے محض اس لئے کہ خدا نے اسے اس معاملے میں مامور فرمایا ہے اس لیے اس کا جھکنا ذلّت کا نشان نہیں بلکہ رفعت کا نشان بن جاتا ہے۔ اور جس حد تک اس کے نفس کی قربانی اس میں داخل ہوتی ہے اسی قدر وہ رفعتوں سے نوازا جاتا ہے۔“

(خطباتِ طاہر، جلد 15، صفحات 477-481، جمعہ فرمودہ بیت الاسلام ٹورنٹو، کینیڈا)

آیتِ استخلاف کا جو آخری نتیجہ خدا تعالیٰ نے نکالا ہے وہ توحید پر مومنوں کی جماعت کو قائم رکھنا ہے

”جو خلافت سے کاٹے جاتے ہیں وہ توحید سے بھی کاٹے جاتے ہیں یعنی خود منتشر ہو جاتے ہیں بکھر جاتے ہیں ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگتے ہیں، نام کے بہتّر فرقے ہیں لیکن ہر فرقے میں بہتّر در بہتّر فرقے ہوتے چلے جاتے ہیں۔

پس یہ میرے اوّلین فرائض میں سے ہے۔ اگر میں اس فریضہ کو ادا نہ کروں تو میری زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ جماعت کو ایک ہاتھ پر اکٹھا رکھنا میرے فرائض میں سے ہے جس سے میں ہرگز کسی قیمت پر روگردانی نہیں کر سکتا۔ اس معاملہ میں مَیں سوائے خدا کے اور کسی کا دوست نہیں ہوں اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہو کہ مجھ سے اچھے تعلقات ہیں مجھ سے محبت کے دیرینہ مراسم چلے آرہے ہیں، میں اس سے پیار کرتا ہوں تو یہ واہمہ دل سے نکال دے۔ میرا پیار اس حد پر جاکر رک جاتا ہے جہاں وہ خدا کی مقرر کردہ حدوں کو پھلانگ کر باہر نکلتا ہے اور مجھ میں یہ گنجائش اور توفیق ہی نہیں ہے کہ ایسے شخص سے پیار کا کوئی تعلق رکھ سکوں۔ تو ایسے موقع پر وہ بعض دفعہ مجھے واسطے دیتا ہے کہ آپ تو بڑے شفقت کرنے والے، آپ تو بڑے مہربان ہیں، آپ تو مجھ سے ہمیشہ اس طرح کیا کرتے تھے اب کیوں آنکھیں پھیری ہیں؟ تو میں ان کو بتاتا ہوں کہ آنکھیں پھیرنے والا وہ ہوتا ہے جو خدا اور اس کے دین سے آنکھیں پھیر لے، جو دین کے اعلیٰ مفادات سے آنکھیں پھیر لے، جو دین کے اعلیٰ تقاضوں سے آنکھیں پھیر لے اور اگر خلیفہ وقت اس سے آنکھیں نہ پھیرے تو اس کی آنکھیں دیکھنے کے لائق نہیں ہیں، وہ نورِ بصیرت سے عاری آنکھیں ہیں۔ اور خدا مجھے ایسی توفیق نہ دے کہ میری آنکھیں بھی اس طرح اندھی ہو جائیں کہ جن کی آنکھیں نظامِ جماعت سے پھر رہی ہوں، میری آنکھیں ان کو محبت سے دیکھیں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔“

(خطباتِ طاہر، جلد 10، صفحہ 724، خطبہ جمعہ 6 ستمبر 1991ء بمقام مسجد نور اوسلو ناروے)

ہم بحثیت مجموعی اس صدی کے امام بنائے گئے ہیں

”آج کی غفلتیں اور آج کی ٹھوکریں آنے والے سو سالوں پر اثر انداز ہوں گی اس لیے سوچ کر مضبوطی کے ساتھ قدم اٹھائیں۔ سلسلہ کی روایات کی حفاظت کریں اور ہر ایسے شخص کو جس کی انانیت سر اُٹھاتی ہے اس کو ردّ کر دیں اور اسے نامراد کر کے دکھادیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیشہ ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے اعلیٰ اسلوب کے مطابق اطاعت اور ادب کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“

(خطباتِ طاہر، جلد 10، صفحہ 720، خطبہ جمعہ 30/ اگست 1991ء بمقام اوسلو ناروے)

یہ نظام خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے

”بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نظام کیا چیز ہے یونہی خوامخواہ بنایا ہوُا ہے نظام۔ امر واقعہ یہ ہے کہ نظام خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کردہ ہے اور یہ جو بیعت ہے نظام کی خاطر کی جاتی ہے۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے بیٹھے تھے انہیں ایک کے بعد دوسرے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس بیعت میں جو

اطاعت کا اقرار ہے اور پھر اس پر اصرار ہے اور بار بار یہ کہا جارہا ہے کہ ہم ضرور اطاعت کریں گے۔ یہ صاف بتارہا ہے کہ محض دین عقائد کا نام نہیں ہے، یا شریعت کے عام فرائض کو پورا کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ جو شخص باقاعدہ جماعت کا جزو بن کر اس کے سامنے سر نہیں جھکاتا، وہ عملاً دین سے باہر رہتا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا، قرآن کو سچا سمجھنا، اپنی جگہ الگ مضمون تھا اور آپؐ کی بیعت میں داخل ہونا ایک الگ مضمون تھا۔ پھر آپؐ کے وصال کے بعد وہ بیعت کام نہیں آئی حالانکہ محمد رسول اللہ ﷺ سے کی ہوئی بیعت سے بڑھ کر اور کون سی بیعت ہو سکتی تھی۔

ہر شخص کو مجبور کر دیا گیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرے اور جب آپؓ کا وصال ہوا تو حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر بیعت پر مجبور کر دیا گیا۔ حضرت عمرؓ کا وصال ہوا تو حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر۔ آپؓ کا وصال ہوا تو حضرت علیؓ کے ہاتھ پر۔ رضوان اللہ علیہم۔ وہ لوگ جب نظام کا نمائندہ بنے ہیں تو ان کے سامنے تمام مسلمانوں کی جماعت کو سر جھکانے پر مجبور کیا گیا ہے۔ یہ نظام ہے جس کی غلامی میں آنا آپ کے لیے آزادی کا پیغام ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس کا آغاز ہی فرشتوں کو اس حکم سے ہوا تھا جب میں آدم کو ٹھیک ٹھاک کر لوں، جب میں اس میں روح پھونک دوں، تو سجدہ کر دینا۔...... پس وہ نظام کا قیام ہے جس کی حفاظت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حد تک فرمائی کہ فرمایا:

من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ ومن عصانی فقد عصی اللّٰہ ومن

اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی أمیری فقد عصانی

... جس نے میرے مقرر کردہ امیر کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا ہے، جس نے میرا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کر دیا۔ تو اب بتائیں نظام جماعت کی کتنی اہمیت نکلتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی براہ راست اطاعت سے باہر جانے کا تو کوئی مومن تصور بھی نہیں کر سکتا ہے اور حیرت انگیز اس تشریح میں رفعت بھی ہے اور انکساری بھی ہے۔ فرمایا کہ میری خاطر بیعت نہ کرنا، میری اطاعت نہ کرنا۔ میں تو کچھ بھی نہیں اگر خدا میرا نہ ہو۔ اگر خدا کا امر مجھ پر نازل نہ ہو تو میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ پس جس کو میں امیر مقرر کرتا ہوں اس کی حیثیت بھی نہ دیکھنا اس کی تو حیثیت بنتی اس بات سے ہے کہ میں اسے کچھ کہتا ہوں۔ ویسی ہی بات ہے جیسے غالب کہتا ہے ؏

ہوا ہے شہ کا مصاحب، پھرے ہے اتراتا

وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

(دیوانِ غالب، 279)

کہ بادشاہ کا مصاحب ہو گیا، بادشاہ نے اس کو عظمت بخشی، اس پر رحم کیا، اسے اپنے قریب آنے کی توفیق دی تو دیکھو گلیوں میں بھی بڑے اتراتے ہوئے پھرتا ہے اور بڑی شان سے قدم اٹھاتا ہے کہ میں بادشاہ کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔ ورنہ غالب کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں ورنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے۔ کوئی عزت نہیں، کچھ بھی نہیں تو نبی کی عزت خدا کی مصاحبت سے پیدا ہوتی ہے اور اگرچہ وہ اتراتا تو نہیں پھرتا مگر دل میں جانتا ہے کہ خدا کے قرب کی وجہ سے اس نے سب عزتیں پائی ہیں۔ پھر جب وہ کسی کو اپنا نمائندہ بنائے تو اس کو بھی کچھ ملتا ہے اس کی اطاعت میں، اس کی غلامی میں، اس کی مصاحبت کے نتیجے میں ہی ملتا ہے ورنہ اپنی ذات میں تو کوئی آبرو نہیں۔......

اگر یہ سلسلہ وہاں سے شروع نہ ہوتا تو نہ خلیفہ کی کوئی اہمیت، نہ امیر کی کوئی اہمیت، نہ کسی عہدیدار کی، سب بے معنی مٹی کے مادھو بن جاتے کیونکہ ان میں امر نہ رہتا، ان میں وہ روح نہ پھونکی جاتی جو آسمان سے اترتی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے پھر آگے نظام جماعت کے کل پرزوں کو نصیب ہوتی ہے۔"

(خطباتِ طاہر، جلد 15، خطبہ جمعہ مورخہ 31 مئی 1996ء، صفحات 425-429، بمقام بیت النور، نن سپیٹ، ہالینڈ)
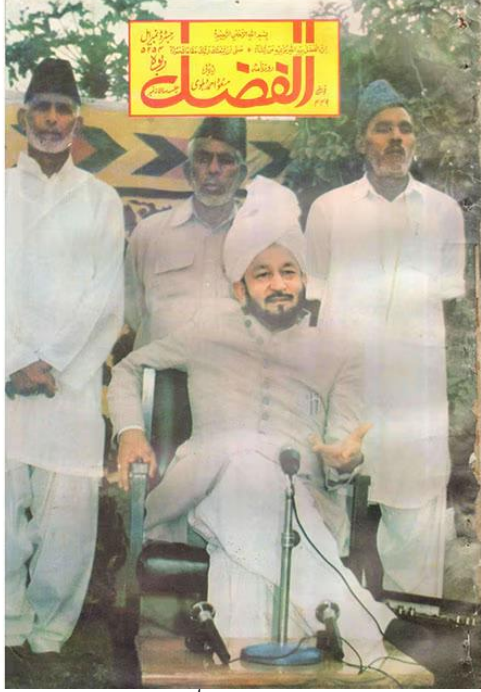
حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ

30 دسمبر 1983ء: اخبار الفضل نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کرۂ ارض کے ایک مسلمہ کنارہ پر ورودِ مسعود اور جزائر فجی میں تبلیغی مصروفیات کے مناظر اور دنیا کے نئے براعظم آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کے سنگِ بنیاد کی بابرکت تقریب کے مناظر شائع کیے ہیں۔ نیز بعنوان "مطلع الشمس کا سفر کرنے والے پہلے خلیفۃ المسیح" حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دلکش اور پُر نور تصویر شائع کی۔

اطاعت دَرمعروف کا مفہوم

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں

”پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص و محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے... پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 23رمئی تا 30 مئی 2003ء، صفحہ 1)

معروف فیصلہ جس کی پابندی ضروری ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں

”ہمارے، مختلف تنظیموں کے جو عہد ہیں ان عہدوں میں یہ الفاظ ہیں کہ خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔ بعض ٹیڑھے مزاج کے لوگ یا منافقانہ سوچ رکھنے والے لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ معروف فیصلہ پر عہد ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کے بعض فیصلے معروف نہیں ہوتے یا بعض ان کی نظر میں معروف نہیں ہیں۔ یہ تاویلیں پیش کر دیتے ہیں، دنیا میں مختلف جگہوں پر یہ سوچ ہے۔ بیشک اگر ایک دو ہی ہوں، شاید لاکھ میں سے ایک ہو لیکن اس سوچ کا ردّ ضروری ہے کیونکہ نوجوان نسل کو پھر یہ سوچ زہر آلود کرتی ہے۔ اگر اس طرح پر کوئی خود معروف فیصلے کی تشریح کرنے لگ جائے تو پھر جماعت کی وحدت قائم نہیں رہ سکتی۔ پھر اس بات پر بحث شروع ہو جائے گی کہ کیا معروف ہے اور کیا غیر معروف ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ

”ایک اور غلطی ہے وہ اطاعت در معروف کے سمجھنے میں ہے۔“ ”کہ معروف فیصلے کی اطاعت کرنا۔ فرمایا ”کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔“ آپؓ فرماتے ہیں کہ ”یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے۔“ اور قرآن کریم میں آتا ہے کہ ”وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ۔“ اور معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ”اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے۔“ (حقائق الفرقان، جلد4، صفحات 75-76، زیر آیت الممتحنۃ13: لایعصینک فی معروف) کہ کون سی بات آپ صحیح کہیں گے اور کون سی غلط کہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امر بالمعروف کی تفسیر میں یہ فرماتے ہیں کہ:

”یہ نبی ان باتوں کے لئے حکم دیتا ہے جو خلاف عقل نہیں ہیں۔“ (براہین احمدیہ، حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 420)

یعنی معروف باتیں وہ ہیں جو خلاف عقل نہیں ہیں اور وہ قرآن کریم کے حکموں کے مطابق بھی ہیں۔ پھر ایک حدیث میں واقعہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ ایک قافلہ بھیجا۔ وہاں پہنچ کر ایک جگہ لوگوں نے آگ جلائی تو جو امیر قافلہ تھا اس نے ازراہ مذاق کہہ دیا کہ اگر میں تمہیں اس آگ میں کودنے کا حکم دوں تو کود جاؤ گے؟ بعض لوگوں نے کہا بالکل غلط چیز ہے، یہ تو خودکشی ہے۔ بعض نے کہا امیر کی اطاعت ضروری ہے۔ لیکن بہرحال بعد میں اس نے کہا میں مذاق کر رہا تھا۔ معاملہ ختم ہو گیا۔ مدینہ واپس پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ واقعہ بتایا تو

آپؐ نے فرمایا کہ امراء میں سے جو شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے اس کی اطاعت نہ کرو۔(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الطاعۃ، حدیث 2625)

یہ معروف کی تفصیل ہے کہ جو اللہ کا حکم ہے اس کے خلاف اگر حکم ہے تو وہ معروف نہیں ہے۔ لیکن جو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات ہیں، ان کے مطابق حکم ہے تو وہ معروف ہے۔ اور پس یہ واضح ہو گیا کہ طاعت در معروف یا معروف فیصلہ جس کی پابندی ضروری ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں۔ اور پھر اس کے رسول کے احکامات ہیں۔ پس جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حقیقی خلافت قائم ہے اور یہ انشاء اللہ قائم رہنی ہے تو یہ خلافت جو ہے کبھی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے خلاف فیصلہ نہیں کرے گی، جو قرآن اور سنت ہے اس کے مطابق ہی چلے گی۔

یہ الفاظ طاعت در معروف یا معروف فیصلہ کی اطاعت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں استعمال کئے جیسا کہ بیان ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی شرائط بیعت میں اس کو رکھا ہے اور خلافت احمدیہ میں بھی ہر عہد میں یہ شامل کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ اللہ

تعالیٰ کے احکامات کو جاری کرنا اور جماعت کو اس کی تلقین کرنا اور ہر شخص جو اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ اس عہد کی پابندی کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کی جو جماعت سے متعلق ہدایات ہیں ان پر عمل کرے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا، اگر کبھی کوئی غلط ہدایت ہو گی بھی تو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی حفاظت کرنی ہے اس لئے اس کے نتائج اللہ تعالیٰ کبھی برے نہیں ہونے دے گا اور ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ اس کے بہتر نتائج پیدا ہوں۔"(ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد6، صفحات 376-377، زیر آیت النور:56، بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 02/ نومبر 2018ء)

معروف فیصلہ یا معروف احکامات کی اطاعت

"بعض دفعہ بعض لوگ معروف فیصلہ یا معروف احکامات کی اطاعت کے چکر میں پڑ کر خود بھی نظام سے ہٹ گئے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں اور ماحول میں بعض قباحتیں بھی پیدا کر رہے ہوتے ہیں ... غیر معروف وہ ہے جو واضح طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور شریعت کے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔"

"(خطبہ جمعہ فرمودہ،19/ ستمبر 2003ء)

امر معروف کے متعلق آپ نے فرمایا:"نبی کا جو بھی حکم ہو گا معروف ہی ہو گا۔ اور نبی کبھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف، شریعت کے احکامات کے خلاف کر ہی نہیں سکتا۔ وہ تو اسی کام پر مامور کیا گیا ہے۔ تو جس کام کے لئے مامور کیا گیا ہے، اس کے خلاف کیسے چل سکتا ہے۔"(خطبہ جمعہ فرمودہ 26/ ستمبر 2003ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل، 26/ نومبر 2003ء)

اس فرق کو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بیان کر کے مزید واضح کیا کہ " آنحضرت ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک شخص کو حاکم مقرر کیا تا کہ لوگ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اس شخص نے آگ جلوائی اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ آگ میں کود جائیں۔ بعض لوگوں نے اس کی بات نہ مانی اور کہا کہ ہم تو آگ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوئے ہیں۔ لیکن کچھ افراد آگ میں کودنے کے لئے تیار ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود جاتے تو ہمیشہ آگ میں ہی رہتے۔ نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے رنگ میں کوئی اطاعت واجب نہیں۔ اطاعت صرف معروف امور میں ضروری ہے۔ " (سنن ابوداؤد۔ کتاب الجہاد، باب فی الطاعۃ)

19 ستمبر 2003ء کے خطبہ میں آپ نے امام وقت کی اطاعت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے چند احادیث کا ذکر کیا۔ اُن میں سے ایک درجِ ذیل ہے:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

ترقیات اور کامیابیوں کا راز

" آپ میں ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔ "

(روزنامہ الفضل، 30/ مئی 2003ء، صفحہ 2)

بیعت کی دسویں شرط اور اطاعت در معروف کی پُر حکمت تفسیر

حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2003ء میں اپنے دو خطبات مورخہ 19 اور 26 ستمبر کو دسویں شرط کے ساتھ اطاعت کے تعلق کی تشریح اور تفاصیل خوب کھول کر بیان کی ہیں۔ آپ نے اپنے ان دو خطبات میں امر معروف اور امر غیر معروف کا فرق بھی واضح فرمایا۔

بیعت کی دسویں شرط یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو"۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے فرمایا:

امامت اور خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں بڑا فرق

"مَیں یہاں ہر احمدی اور ہر نئے آنے والے اور ہر نوجوان پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ امامت اور خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں بڑا فرق ہے۔ خلافت زمانے کے امام کو ماننے کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے اور ہر ماننے والا یہ عہد کرتا ہے کہ ہم خلافت کے نظام کو جاری رکھیں گے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب اپنی خوشی سے دین کو مان لیا تو پھر دین کے قیام کے لئے اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے ...کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے...۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/ جون 2014ء، مطبوعہ الفضل انٹر نیشنل، 27/ جون 2014ء، صفحہ 7)

"خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کا مقصد دنیاوی ہار جیت نہیں ہے بلکہ کامل اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور تقویٰ میں بڑھنا ہوتا ہے ...

جہاں خلیفۂ وقت کے کسی حکم کی واضح طور پر سمجھ نہ آئے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا ہے وہاں یہ کہنے کی بجائے کہ اس کا یہ مطلب ہے اور وہ مطلب ہے مجھ سے لکھ کر پوچھیں کہ اس بات کی مزید وضاحت چاہئے ہمیں یہ واضح نہیں ہوئی۔ اس بات کا کیا مطلب ہے۔ اسی طرح ہر فرد جماعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کامل اطاعت کرے۔ جب ہر ایک کامل اطاعت کرے گا تو روحانی بلندیوں کی طرف ہمارے قدم انشاء اللہ بڑھیں گے۔"(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/ جون، 2014ء)

اطاعت میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں

" یاد رکھیں اگر یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں۔"

(الفضل انٹر نیشنل، 15 جولائی 2005ء)

امام تمہاری ڈھال ہے

" پس اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس روح کو سمجھنا چاہئے جو خلافت کے نظام میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو مَیں مفہوم بیان کر رہا ہوں کہ میرے نام پر افراد جماعت سے بیعت لینے والے افراد آتے رہیں گے (ماخوذ از الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306) یعنی خلافت آپ کی نیابت میں آپ کے نام پر بیعت لے گی۔ جب آپ کے نام پر بیعت لی جارہی ہے تو پھر خلافت کی بیعت اور اطاعت کی کڑی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا کے ملتی ہے ...جماعت کی ترقی اسی صورت میں ہے جب ہم خلافت کے نظام سے جڑے رہیں گے۔ اسی میں شیطانی حملوں سے بچنے کے سامان بھی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تمہاری ڈھال ہے۔ (الصحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب یقاتل من وراء الامام ویتقی بہ، حدیث 2957) پس اس ڈھال کے پیچھے رہو گے تو بچت کے سامان ہیں اور ڈھال کے پیچھے رہنا یہی ہے کہ کامل اطاعت کرو۔ اپنی لائنوں پر چلو۔ اس قطار میں چلو جو تمہارے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔ اس سے ذرا باہر نکلے تو بھٹکنے کا خطرہ ہے گمنے کا خطرہ ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/ جون 2014ء، مطبوعہ الفضل انٹر نیشنل، 27/ جون 2014ء)

خلافت کی خوبصورتی

"اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو اور پھر اولوالامر یعنی اپنے سرداروں، حکومت وغیرہ کی اطاعت کرو۔ اس میں حکومتی نظام

بھی آجاتا ہے اور نظام جماعت بھی آجاتا ہے۔ اور خلافت کی اطاعت تو ان دونوں سے اوپر ہے کیونکہ خلافت اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو ہی قائم کرتی ہے۔ اور نظام جماعت خلافت کے تابع ہے۔ اور یہ خلافت کی خوبصورتی ہے کہ بعض دفعہ اگر نظام جماعت کو چلانے کے لئے مقرر کردہ کارکنوں اور افراد جماعت کے تعلق میں کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے، کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو خلیفۂ وقت اسے دُور کرتا ہے۔ یہ اس کے فرائض میں شامل ہے۔ یہاں یہ بھی واضح ہو کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خلافت کی اطاعت حکومت سے بھی اوپر ہے تو کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ خلیفۂ وقت ملکی قوانین کی سب سے زیادہ پابندی کرتا ہے۔ کرنے والا ہے اور کروانے والا ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ دسمبر 2014ء)

اطاعت کے ماپنے کا معیار

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ... فرمایا اور یہ بڑی اہم بات ہے کہ اطاعت اگر سچے دل سے کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت و روشنی آتی ہے اور یقیناً اس سے مراد روحانی نظام کی اطاعت ہے اور ہر ایک کے لئے اپنی اطاعت کے ماپنے کا یہ معیار ہے کہ کیا دل میں نور پیدا ہو رہا ہے۔ اطاعت سے روح میں لذت روشنی آرہی ہے؟ اگر ہر ایک خود اس پر غور کرے تو وہ خود ہی اپنے معیار اطاعت کو پرکھ لے گا کہ کتنی ہے۔ کس قدر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر رہا ہے۔ کس قدر وہ رسول کی اطاعت کر رہا ہے۔ اور کس قدر مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم کردہ نظام خلافت کی اطاعت کر رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد کوئی نور حاصل نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ حکومت وقت کی اطاعت سے امن اور سکون تو پیدا ہو گا لیکن روحانی روشنی اور لذّت روحانی نظام کی اطاعت میں ہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ، 5/ دسمبر 2014ء)

معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن کے مطابق ہے

"معروف فیصلہ کی تشریح کرنا کسی شخص کا کام نہیں ہے معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن کے مطابق ہے اور سنت کے مطابق ہے اور حدیث کے مطابق ہے اور اس زمانے کے حکم عدل کے احکامات کے مطابق ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے جماعت کی وحدت قائم رہ سکتی ہے۔ اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے کہ وحدت پیدا کی جائے اور مخلصین اور اطاعت گزار لوگوں کی ایک جماعت پیدا ہو۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ مجھے تعداد بڑھانے سے کوئی غرض نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھاتا رہوں، جو میرے ساتھ شامل ہوتے رہیں لیکن اطاعت کرنا نہ جانتے ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر میری طرف منسوب ہونے والوں اور میری بیعت میں آنے والوں کی اصلاح نہیں ہوتی اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گزارتے تو ایسی بیعت بے فائدہ ہے۔ (ماخوذ از مواہب الرحمٰن، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 276) (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 142، ملفوظات، جلد 10، صفحہ 334)

پس ہمارے احمدی ہونے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اس حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی تمام تر صلاحیت کے ساتھ کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔" یہ کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے "یہ بھی ایک موت ہوتی ہے... جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔"

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 74 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ 02/ نومبر 2018ء)

خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے

آپ نے 24 مئی 2019ء کے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ النور کی آیات 52 تا 58 کی تلاوت کی اور ان آیات کے معنی کو کھولتے ہوئے فرمایا:

"ان آیات میں اتنی بار جو اطاعت کا حکم آیا ہے یہ خلافت کے جاری رکھنے کے وعدے کے ساتھ ان آیات میں آیا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے۔ پس خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے بلکہ ایک قومی اور روحانی زندگی کے جاری رکھنے کے لیے مومنین کے لیے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں ...تو یہ اطاعت کا معیار ہے جو ایک مومن کا ہونا چاہیے نہ یہ کہ اگر کوئی فیصلہ خلاف ہو جائے تو شکوہ شروع کر دیں۔ کسی عہدے دار کو ہٹا کر دوسرے کو مقرر کر دیا جائے تو کام کرنا چھوڑ دیں۔ جو ایسا کرتا ہے نہ تو اس میں اطاعت ہے نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے نہ تقویٰ ہے ... پس جو خلافت سے وابستہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے رہیں گے، اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے، تزکیہ نفس اور تزکیہ اموال کرتے رہیں گے، اطاعت میں اعلیٰ معیار قائم کرتے رہیں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔ پس خلافتِ احمدیہ کے ذریعے ہی دنیا اب امّتِ

واحدہ بننے کا نظارہ بھی دیکھ سکتی ہے اور اس کے بغیر نہیں۔ پس اس کے حصول کے لیے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دائمی طور پر حاصل کرنے کے لیے افرادِ جماعت کو، ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ دعائیں کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس فیض کو ہم میں ہمیشہ جاری رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم تمام دنیا کو مسلمان بنانے والے ہوں، امتِ واحدہ بنانے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے ...“ (خطبہ جمعہ فرمودہ، خطبہ جمعہ 24/ مئی 2019ء، الفضل انٹر نیشنل، 10/ جون 2019ء، صفحات 5-9)

ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری

”پس یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کا ایسا نمونہ بنیں جو دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والا ہو۔ اور یہی وہ حربہ ہے جس سے ہم دنیا کے دل جیت سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کے ڈال سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کی رہنمائی کر سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کے فسادوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن کریم کی صورت میں موجود ہیں جو ہمارے لئے قابل اطاعت ہیں اور قابل عمل ہیں۔ ہمارے پاس اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے جس کی اطاعت کرنا ہم پر فرض کیا گیا ہے۔ ہمارے اندر اولی الامر کا روحانی نظام بھی موجود ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے میں اور دوسروں میں ایک نمایاں امتیاز پیدا نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور جو توقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے رکھی ہیں ہم ہمیشہ ان کو پورا کرنے والے ہوں۔“

(خطباتِ مسرور، جلد 12، صفحات 737-738)

قارئین النور متوجہ ہوں

اس مجلہ میں امریکہ کی جماعتوں کی 'مقامی خبریں' اور 'بین الاقوامی خبریں' کے عنوانات سے مفید اور دلچسپ معلومات بھی شامل کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے صدر صاحب کی منظوری کے ساتھ قارئین النور کے استفادہ کے لیے اپنی جماعت میں منعقد ہونے والی سرگرمیوں، اہم جلسوں، اجتماعات سے متعلق مفید، معلوماتی اور دلچسپ تبصرہ اور تاثرات النور میں بغرض اشاعت بھجوائیں۔ اپنے حلقوں میں یہ تحریک کریں کہ پیدائش' شادی' آمین' شاندار تعلیمی نتائج' کوئی غیر معمولی اہمیت کے کام اور وفات کی اطلاعات بھی بذریعہ ای میل یا ڈاک درج ذیل پتے پر ارسال کریں:

Editor Al-Nur, 15000 Good Hope Road Silver Spring, MD 20905	Al-Nur@ahmadiyya.us

دسمبر 2024ء تک کے شمارہ جات کے لیے مقرر کردہ موضوعات پر اپنا تازہ کلام اور تحریریں بھیجنے کے لیے معینہ تاریخ نوٹ فرمالیں:

شمارہ	عناوین	معینہ تاریخ
جون	یومِ خلافت رپورٹ، جلسہ سالانہ، وصیت، عید الاضحیٰ	30/ مئی 2024ء
جولائی	یومِ آزادی، یوتھ کیمپ، وقفِ نَو کا کردار اور ذمہ داریاں	15/ جون 2024ء
اگست	یومِ آزادی، وقفِ جدید کی برکات، روحانی فٹنس کیمپ	15/ جولائی 2024ء
ستمبر	تحریک جدید، مالی قربانی، Labor Day، قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم	15/ اگست، 2024ء
اکتوبر	مجلس شوریٰ انصاراللہ اور نیشنل اجتماع انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ	15 ستمبر، 2024ء
نومبر	Thanksgiving، وقفِ جدید کی اہمیت اور مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات، لجنہ اماء اللہ مجلس شوریٰ، ریجنل وقفِ نَو اجتماعات	15/ اکتوبر، 2024ء
دسمبر	سیرت النبی ﷺ، ویسٹ کوسٹ جلسہ، وقفِ جدید	15 نومبر، 2024ء

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
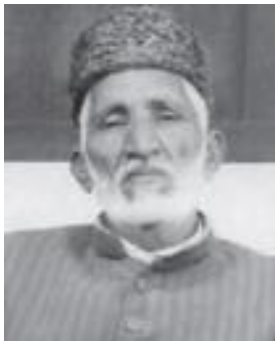
خدا ضائع نہیں کرتا کبھی اپنی جماعت کو

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

خدا ضائع نہیں کرتا کبھی اپنی جماعت کو
تباہی سے بچاتا ہے ہمیشہ وہ صداقت کو

یہ وعدہ ہے خدا کا مومنوں سے اور بشارت ہے
حفاظت کے لیے ہم نے مقرر کی خلافت ہے

فدائی جان و دل سے گر رہو شمعِ خلافت کے
یقیناً ہوں گے ہم ضامن تمہاری ہر حفاظت کے

رکھے پیشِ نظر ہر احمدی حکمِ خداوندی
سعادت ہے یہی دارین کی یہ ہی خردمندی

خلافت سے عقیدت میں کمی ہرگز نہ آنے دو
اگر جاتی ہو جاں اس راہ میں تو اس کو جانے دو

کوئی چون و چرا حکمِ خلیفہ میں نہیں جائز
یہی نکتہ کرے گا دین و دنیا میں تمہیں فائز

خلیفہ حکم دے تو شوق سے تم آگ میں کودو
مسرت سے سمندر میں اگر ہو حکم جا ڈوبو

چلو تم دھار پر تلوار کی گر وہ یہ فرمائے
اگر ایمان ہے دل میں تو ابرو پہ نہ بل آئے

اگر دے حکم تو چپ چاپ مار اور گالیاں کھاؤ!
اشارہ ہو تو بڑھ کر تختۂ سولی پہ چڑھ جاؤ!

کرو قربان ہر اک پیار کو تم اس پیارے پر
نچھاور کر دو ہر اک چیز کو ادنیٰ اشارے پر

غرض سمجھو نجاتِ اخروی اس کی اطاعت میں
نہاں سمجھو خدا کا حکم اس کی ہر ہدایت میں

ہمارے چار سو گو آج ظلمت اور اندھیرا ہے
اگرچہ دشمنوں نے ہر طرف سے ہم کو گھیرا ہے

خلافت سے رہے لیکن اگر ہم یونہی وابستہ
مثالِ دانۂ تسبیح اک رشتہ میں پیوستہ

نفاق و اختلاف و بغض و کینہ سب سے برگشتہ
خلیفہ کی اطاعت کے لیے ہر آں کمربستہ

یقیں جانو ہمارے واسطے پھر کامیابی ہے
عدو کے واسطے دونوں جہانوں میں خرابی ہے

قدرتِ ثانیہ کا پانچواں مظہر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

لبوں پر اک تبسّم، اس کی باتوں میں تفضّل ہے
فرشتوں جیسا چہرہ، پُر سکوں، حسن و تجمُّل ہے

خدا کی دوسری قدرت کا مظہر پانچواں ہے وہ
اسی سے اب مسیحا کی خلافت کا تسلسُل ہے

وہ کلمہ ہے خدا کا اور خدا جو بات کہتا ہے
کبھی اس بات میں دیکھا نہیں ہوتا تبدُّل ہے

رہے جو اس کی صحبت میں، کرے وہ تزکیہ اُس کا
ملا اس کو عبادت میں خدا کا وہ تبتُّل ہے

سُبک رفتار ہے وہ تیز رکھتا ہے قدم اپنے
چلو گے ساتھ کیسے گر طبیعت میں تسہُّل ہے

خدا نے اِس جہاں میں کر دیا عالی مقام اس کا
پسند اس کو ہے جس میں انکساری ہے، تذلُّل ہے

ہے غیرت دین کی، نصرت خدا سے ہے عطا اس کو
مزاج اس کا بہت دھیما، طبیعت میں تحمُّل ہے

جہاں بھر کو دیا توحید کا پیغام جُرأت سے
کہ ہر ایوان میں گونجے اذاں، اس کا تخیُّل ہے

خطاب اس کا ہر اک جامع، دلائل سے مزیّن ہے
سُنو خطبہ تو وہ مہدی کی باتوں کا تمثُّل ہے

خدا نے اُس کے ہاتھوں میں تھمائی ہے زمام اِس کی
بنایا راہنما، اس قافلے کا یہ تفضُّل ہے

خلافت جو ملی ہے مومنوں کو ایک نعمت ہے
یہ نعمت تب ملے، احکامِ دیں پر جب تعمُّل ہے

کیا ہے عہدِ بیعت جب، تو پھر اس کے اشارے پر
فدا ہونے میں کس کو اک ذرا سا بھی تأمُّل ہے

فدا ہم ہو گئے طارقؔ، جو دیکھا وہ رُخِ انور
دیا ہاتھوں میں ہاتھ اس کے، خدا پر اب توکُّل ہے

محبت ہی محبت

امۃ الباری ناصر

خلیفہ سے محبت کا تقاضا ہے اطاعت ہو
نہ ہو نفرت کسی سے بس محبت ہی محبت ہو

ہماری جان، مال، اولاد ہو اللہ کی خاطر
ہماری زندگی کا لمحہ لمحہ دیں کی خدمت ہو

کریں ایسے عمل جن سے کہ خود تبلیغ ہو جائے
وہ ہو کردار جس سے دینِ احمدؐ کی اشاعت ہو

دل و جاں سے کریں تعمیل جو بھی آپ فرمائیں
کہیں لبیک ہر تحریک پر اور اس میں سبقت ہو

بہت میٹھی زباں ہو اور تحمل ہو طبیعت میں
کبھی بھی آپ کو ہم سے نہ کوئی بھی شکایت ہو

صلاحیت ہے جو بھی وقف ہو سب دین کی خاطر
خلیفہ کی اطاعت ہو خلافت سے محبت ہو

پہنچ جائے عَلَمْ اسلام کا ہر سمت دُنیا میں
ہماری کاوشوں کا ماحصل انساں کی خدمت ہو

خدایا علم و عرفاں میں ترقی ہر گھڑی دینا
ہر اِک میدان میں اعلیٰ تریں اپنی جماعت ہو

ہو اٹھتے بیٹھتے یادِ الٰہی لب پہ اور دل میں
ہر اِک مصروفیت سے بالا تر رب کی عبادت ہو

خدا کے در پہ گر جائیں دعائیں ڈوب کر مانگیں
دعا ہی میں سکوں ہو اور طمانیت ہو راحت ہو

اس شمارہ میں دی گئی تصاویر کے حوالہ جات

صفحہ		حوالہ
صفحہ 4، 35	حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ	https://www.alfazl.com/2023/08/02/75630
صفحہ 7	حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیلؓ	/https://www.alislam.org/library/books/Hazrat-Mir-Muhammad-Ismail.pdf
صفحہ 22	حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ، دو تصاویر	/https://makhzan.org/en/exhibition/hazrat-khalifatul-masih-i
صفحات 26-34	حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ	https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/centenary-edition-2014.pdf, https://makhzan.org/en/exhibition/hazrat-khalifatul-masih-ii, //https://makhzan.org/en/exhibition/hazrat-khalifatul-masih-iv
صفحات 36-40	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	/https://makhzan.org/en/exhibition/hazrat-khalifatul-masih-v
صفحہ 41	مکرم شیخ رحمت اللہ شاکر صاحب	https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/centenary-edition-2014.pdf

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ Queens ، امریکہ کے وفد کی ملاقات

مورخہ 21/ اپریل 2024ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کوئینز، امریکہ سے آئے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک وفد کو، اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ خدام نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کے لیے امریکہ سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

دوران ملاقات حضور انور نے خدام کو انفرادی طور پر ان کی ذاتی زندگی، پڑھائی اور مجلس خدام الاحمدیہ میں ان کی خدمات کے بارے میں دریافت فرمایا۔ ملاقات کے دوران تمام خدام کو حضور سے بات کرنے کا موقع ملا۔ ملاقات کے آغاز میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا تمام شاملین مجلس کو اردو سمجھ آتی ہے؟ پھر بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ایک خادم سے استفسار فرمایا کہ انہیں اردو آتی ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کی کہ تھوڑی تھوڑی اردو آتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بنگالی ہو کر اگر تھوڑی تھوڑی اردو آتی ہے تو اتنی کافی ہے۔

قائد مجلس نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ Queens مجلس میں 123/ خدام اور 23/ اطفال ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے اس وفد میں شامل مربی سلسلہ سے گفتگو فرمائی اور انہیں مقامی مسجد میں کلاسز کے انعقاد کے حوالے سے توجہ دلائی۔

گھانا سے تعلق رکھنے والے ایک خادم سے حضور انور نے گفتگو فرماتے ہوئے گھانا میں ان کے آبائی علاقے کے حوالے سے دریافت فرمایا نیز نیویارک میں ان کے پیشہ کے حوالے سے پوچھا۔ پھر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آیا ان کی شادی ہو چکی ہے جس پر موصوف نے عرض کی کہ ابھی شادی نہیں ہوئی لیکن ایک جگہ رشتہ کی بات چل رہی ہے۔ حضور انور کے استفسار فرمانے پر قائد مجلس نے بتایا کہ حاضر خدام میں سے تین شادی شدہ ہیں۔

ناظم تبلیغ اور ناظم تربیت نو مبائعین نے بتایا کل آٹھ نو مبائعین ہیں جن میں چھ خدام اور دو اطفال ہیں۔ ان کے لیے باقاعدہ کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں مربی صاحب بھی شامل ہوتے ہیں۔ موصوف نے مزید بتایا کہ مرکز کی طرف سے انہیں ایک سو بیعتوں کا ٹارگٹ ملا ہے لیکن اب تک صرف دس بیعتیں ہوئی ہیں نیز بتایا کہ گذشتہ چار ماہ میں انہوں نے تیرہ سو لیف لیٹس (Leaflets) تقسیم کیے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک ملین لیف لیٹس تقسیم کرنے کا ٹارگٹ ہونا چاہیے۔

ایک طالب علم نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے عرض کی کہ وہ جامعہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں جس پر حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ کینیڈا اور جامعہ یو کے فی الوقت امریکن شہریوں کو اجازت نہیں دے رہی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کو جامعہ گھانا جانے کی راہنمائی عطا فرمائی۔

ملاقات کے دوران حضور نے Queens قیادت کے معتمد صاحب سے بات کی، معتمد صاحب نے حضور انور سے راہنمائی چاہی کہ حضور انور کو ایک فعال قیادت سے کیا توقعات ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ میں ایک قیادت کو تب Active Consider کرتا ہوں جب سو فیصد لوگ باقاعدگی سے روزانہ اپنی نمازیں ادا کرنے والے ہوں۔ پھر وہ فعال ہیں۔ تو اگر سارے مسجد میں آ کر پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں تو تب وہ ایکٹو ہیں۔ اگر تین نمازیں بھی مسجد میں آ کر پڑھ لیتے ہیں تب بھی انہیں فعال تسلیم کیا جا سکتا ہے کیونکہ بعض دفعہ لوگ نوکری یا کسی دوسری مصروفیت کی وجہ سے ہر نماز پر نہیں بھی آ پاتے۔ تو 75٪ لوگوں کو تو مسجد میں آنا چاہیے۔ فجر کی نماز پہ اور عشاء کی نماز پہ تو جا سکتے ہیں۔ فجر کی نماز پہ تو آپ لوگ خود بھی نہیں جاتے تو لوگوں نے کیا جانا ہے۔

اس کے بعد لوکل ناظم عمومی نے اپنا تعارف کروایا جس پر حضور انور ایدہ اللہ نے ان سے استفسار فرمایا کہ آیا وہ مسجد کی ڈیوٹی لگاتے ہیں یا نہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے عرض کی کہ جمعہ اور رمضان میں ڈیوٹی لگواتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ عام ایام میں بھی حالات کی وجہ سے ڈیوٹی لگوائی جائے۔ وہاں فائرنگ وغیرہ کے واقعات کی وجہ سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ ایک دو خدام ڈیوٹی کے لیے ہر نماز پہ مسجد میں موجود رہا کریں۔

ایک خادم نے رشتہ کے حوالے سے سوال کیا کہ انسان کو کب پتا چلتا ہے کہ جو رشتہ وہ کرنے جا رہا ہے وہ اس کے لیے صحیح ہے یا نہیں؟

اس پر حضور انور نے اس خادم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ الہام تو اللہ تعالیٰ نے کرنا نہیں اتنے بزرگ تو ہو نہیں کہ اللہ میاں الہام کرے کہ تم فلاں سے شادی کر لو۔ نہ اللہ میاں ہر ایک کو اس طرح بتاتا ہے۔ Very Rare کیسز میں ہوتا ہے۔ تو اصل یہی ہے کہ دعا کرو۔ استخارے کا مطلب یہ ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر یہ

رشتہ میرے لیے بہتر ہے تو اس میں آسانی پیدا کر دے اور اگر بہتر نہیں تو روک ڈال دے۔ یہ استخارہ ہوتا ہے کہ اللہ میاں سے خیر مانگنا۔ اللہ کی اگر مرضی ہے تو یہ ہو جائے نہیں ہے تو رک جائے۔ اور اگر دعا کرنے کے بعد دل کو تسلی ہو جاتی ہے اور دل یہ کہتا ہے کہ Go Ahead تو پھر کر لو رشتہ۔ پھر زیادہ سوچو نہ۔

پھر خود بھی حق ادا کرنے ہوں گے۔ اپنی حالت خود دیکھو کہ میری اپنی روحانی حالت کیا ہے اور جہاں رشتہ کر رہے ہو اس کی بھی دینی حالت اچھی ہے کہ نہیں۔ جماعت سے تعلق ہے کہ نہیں۔ صرف یہ نہ دیکھو کہ اس لڑکی میں کیا اچھائیاں ہیں۔ یہ بھی دیکھ لو کہ میرے اندر کیا اچھائیاں ہیں اور کیا برائیاں ہیں۔ پھر رشتہ کرو۔ پرفیکشن کی تلاش میں نہ رہو وہ کسی میں نہیں ہوتی۔ ہر ایک میں کمزوریاں ہوتی ہیں تو اس لیے دعا کرو اور اگر تسلی ہو جائے تو بس رشتہ کر لو۔ یہی Criteria ہے۔

ناظم صنعت و تجارت کو حضور انور نے توجہ دلائی کے وہ بے روزگار خدام کی فہرست تیار کریں اور کام تلاش کرنے میں ان کی مدد کریں۔

ایک سولہ سال کے خادم کو جن کے سپرد ریجنل ناظم تربیت نو مبائعین اور مقامی طور پر ایڈیشنل ناظم اطفال کی خدمات سپرد تھیں سے گفتگو کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ معلوم ہوتا کہ ان کی بڑھی ہوئی صلاحیتوں کی وجہ سے انہیں دو عہدے ملے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ جس جذبہ سے وہ اس وقت مجلس خدام الاحمدیہ کا کام کر رہے ہیں اس کو بڑے ہو کر برقرار رکھنا ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو جذبہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے جبکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہر وقت اخلاص اور وفا سے پُر ہونا چاہیے۔

بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے جامعہ احمدیہ میں داخلے کے خواہش مند ایک خادم کو حضور انور نے فرمایا کہ وہ جامعہ گھانا جائیں۔ موسم کے وہ پہلے ہی عادی ہیں۔

اسی ملاقات کے دوران ایک خادم نے حضور سے دریافت کیا کہ ایک انسان یہ کیسے معلوم کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کر لی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر انسان کو اس بات کا احساس ہو جائے کہ اس کی کیا کوتاہیاں اور گناہ تھے اور وہ کس مقصد سے اللہ تعالیٰ سے توبہ طلب کرتے ہوئے کسی فعل سے بچنے کی دعا مانگ رہا تھا اور پھر وہ اس فعل کو ترک بھی کر دے اور وہ اس فعل کو دوبارہ نہ دہرائے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ انسان کی توبہ قبول ہو گئی ہے۔ یوں انسان مستقل استغفار بھی پڑھتا رہتا ہے۔ اگر انسان وہ فعل دوبارہ دہرائے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہوئی اور اس میں اب بھی خامیاں ہیں تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں دور کرنے کی کوشش کرے۔

شیطان پر دسترس حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ انسان مستقل طور پر استغفار پڑھتا رہے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ اس کے معنی کو سمجھنا چاہیے۔ محض منہ سے الفاظ دہرانا کافی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کی دوسری دعائیں بھی قبول فرمائی ہوئی ہوں اور ہر قسم کی بدی کو کلیۃً ترک کر چکا ہو تو پھر اس کا مطلب ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو گئی ہے۔

ملاقات کے اختتام پر خدام کو حضور سے قلم کا تحفہ ملنے کا شرف حاصل ہوا جس کے بعد انہیں حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی موقع ملا۔

https://www.alfazl.com/2024/05/02/96021/

جماعت احمدیہ اٹلانٹا جارجیا امریکہ کے زیر اہتمام بین المذاہب تقریب افطار

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ کی ریاست جارجیا کی جماعت اٹلانٹا (Atlanta) کو مسجد بیت العطا میں مورخہ 30/مارچ 2024ء بروز ہفتہ بین المذاہب افطار بعنوان "اسرائیل-فلسطین جنگ میں امن کا قیام" ایک تبلیغی تقریب منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس تقریب میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے مقررین نے شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پروگرام کے میزبان ڈاکٹر نصیر ہمایوں صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد پیس سمپوزیم یو کے 2024ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے ایک ویڈیو کلپ دکھایا گیا۔ بعد ازاں ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی اور بدھ مت مسلک سے تعلق رکھنے والے مقررین نے اسرائیل-فلسطین جنگ کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے اتفاق کیا۔

اس کے بعد حماد احمد صاحب مربی سلسلہ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کی روشنی میں قیام امن و انصاف کے متعلق اسلامی تعلیمات پیش کیں۔ پھر سینیٹر محترم شیخ رحمان صاحب نے کہا کہ ''ہمیں ہر جگہ ناانصافی کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے اور میں اپنی آنے والی نسل کے بارے میں پر امید ہوں، وہ ہم سے بہتر ہے، مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں دنیا ایک بہتر جگہ ہو گی۔'' اس کے بعد پیس سمپوزیم یو کے 2024ء کا ایک اَور ویڈیو کلپ دکھایا گیا۔ منصور طاہر صاحب صدر جماعت نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کا اختتام دعا، افطار اور نماز مغرب وعشاء کے ساتھ ہوا۔ مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ جس کے دوران مہمانوں نے اظہار خیال کیا کہ پروگرام بصیرت افروز تھا۔ تقریب میں 98 غیر مسلم افراد نے شرکت کی۔ مہمانوں نے سوشل میڈیا پر تصاویر پوسٹ کیں اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دو مقامی اخبارات میں بھی اس پروگرام کی رپورٹس شائع ہوئیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل۔ رپورٹ: عطیۃ الباری غنی۔ امریکہ)

اعلانِ ولادت

ارحہ عنایا احمد (Irha Anaya Ahmed): اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم بابر احمد اور ان کی اہلیہ مکرمہ نائلہ اقبال کو 16/اپریل 2024ء کو ایک بیٹی ارحہ عنایہ احمد سے نوازا ہے۔

برائے مہربانی ان کے خاندان کے تمام افراد کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو سب کے لیے خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

سومارا روز تنویر (Somara Rose Tanvir):

مکرم مبارک تنویر کے بیٹے مکرم غالب تنویر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی سومارا روز تنویر عطا فرمائی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جماعت، خاندان اور والدین کے لیے رحمت کا باعث بنائے۔ اور لمبی کارآمد زندگی عطا فرمائے اور ان کے والدین کی ان کی اچھی پرورش کرنے میں مدد فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ امریکہ، 2024ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ، امریکہ 28 جون تا 30 جون 2024ء کو تاریخی شہر رچمنڈ، ورجینیا کے معروف گریٹر رچمنڈ کنونشن سینٹر (GRCC) میں 74 واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔

مقام کا پتہ درج ذیل ہے:

Greater Richmond Convention Center

North 3rd Street403

Richmond, VA 23219

احبابِ کرام سے اس جلسے کے کامیاب انعقاد کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

جماعت احمدیہ لائبیریا کے بیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

☆... خصوصی پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ لائبیریا

☆... باجماعت تہجد، پنجوقتہ نمازوں، دروس اور متعدد تعلیمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر کا اہتمام

☆... چار ہزار سے زائد احباب کی شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لائبیریا کو مورخہ 16 تا 18/ فروری 2024ء اپنے بیسویں جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ملکی دارالحکومت منروویا سے 13/ کلومیٹر کی مسافت پر احمد آباد (Kpo River) میں 12/ ایکڑ وسیع و عریض رقبہ پر پھیلی ہوئی جماعتی جلسہ گاہ نیشنل ہائی وے پر موجود ہے جو سیر الیون اور تین مختلف کاؤنٹیوں سے آنے والی سڑکوں کو منروویا شہر سے ملاتی ہے۔ احمد آباد میں جونیئر ہائی سکول اور مسجد کے علاوہ جلسہ سالانہ کے دفاتر اور گودام کی تعمیرات شامل ہیں۔ مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم، ترجمہ اور نظم سے بیسویں جلسہ سالانہ لائبیریا کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس کے بعد امیر صاحب نے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام بر موقع جلسہ سالانہ لائبیریا پڑھ کر سنایا۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اردو مفہوم

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ اللہ کے فضل سے آپ اپنا بیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 16، 17 اور 18/ فروری 2024ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور تمام شاملین جلسہ کو بے شمار نعمتیں حاصل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر جو خاص انعامات ہوئے ہیں ان میں سے ایک جلسہ سالانہ کا قیام ہے۔ یہ ایک منفرد اجتماع ہے جو ہمیں اپنے دلوں کو صاف کرنے، اپنے روحانی و اخلاقی معیار کو بہتر کرنے اور اپنے مذہب اسلام کے بارے میں علم میں اضافہ کرنے کا موقع دیتا ہے۔ اس سے ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہمیشہ ان عظیم مقاصد کو ذہن میں رکھنا چاہیے جن کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت قائم کی۔ مزید آپ کو اپنی بیعت کی ذمہ داریوں کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درج ذیل الفاظ میں وضاحت فرمائی ہے: ”یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر ایک نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لیے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں... خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحات 196-198، ایڈیشن 1989ء)

یاد رکھیں کہ ہر شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے۔ یہ شرائط آپ کی زندگیوں کا مشعل راہ ہونی چاہئیں اور اگر آپ اپنے آپ کو ان کے مطابق چلائیں تو آپ دنیا میں ایک حقیقی اخلاقی انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ ایک احمدی مسلمان کو اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لیے ان میں سے ہر ایک پر غور و فکر کرتے رہنا چاہیے۔ خود احتسابی اور مستقل طور پر اپنے روزمرہ کے اعمال کا جائزہ لینے سے ہم اپنے عہد بیعت کی ذمہ داریوں کو ادا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر شرائط بیعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پانچویں شرط یہ بیان کی ہے: ”یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذِلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔“

اس کا مطلب یہ ہے کہ حالات کتنے ہی سخت کیوں نہ ہوں، دنیاوی چکاچوند اور جال میں نہ پھنسیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفادار رہیں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو فی الواقع آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق ہے اور آپ یقیناً اپنی تمام مرادیں پائیں گے۔ اس ضمن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خوبصورت نصیحت درج ذیل ہے: ”اللہ کو اپنے ذہن میں رکھو تو اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ اللہ کو اپنے آسانی کے وقت میں یاد رکھو وہ تمہیں مشکل کے وقت میں یاد رکھے گا۔ یاد رکھو کہ جو تم

سے کھویا گیا وہ تمہارے لیے نہیں تھا۔ اور جو تمہارے لیے ہے وہ ہر حال میں تم تک پہنچ کر رہے گا۔ یاد رکھو کہ اللہ کی مدد ثابت قدمی کے نتیجہ میں آتی ہے۔ اور آسانی اور مشکل کے اوقات ملے جلے ہوتے ہیں۔ اور ہر مشکل کے بعد آسانی کا وقت ضرور آتا ہے۔" (ریاض الصالحین للامام النووی، باب المراقبہ، حدیث نمبر 62)

پس یاد رکھیں خلافت احمدیہ کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کے لیے ضروری ہے کہ وہ عہد بیعت کو پورا کرے جو ہم خلیفہ وقت کے ہاتھ پر کرتے ہیں۔ جماعت کی خوبصورتی خلافت میں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہمارا رشتہ اس وجہ سے ہے کہ آپؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور مخلص وفادار ہیں۔ ہمیں اس تعلق کو خلافت کے ساتھ بھی جوڑنا ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو جلسہ کی کارروائی سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے ایمان کو مضبوط کرے۔ آپ ہمیشہ خلافت احمدیہ کے وفادار رہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی، تقویٰ اور طہارت میں بڑھنے، اسلام احمدیت اور انسانیت کی خدمت کے لیے اپنی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

https://www.alfazl.com/2024/04/13/94544/

(ماخوذ از رپورٹ: فرخ شبیر لودھی۔ نمائندہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لائبیریا)

بے لوث قربانی۔ مکرم فراز احمد طاہر

دنیا نے حال ہی میں جرأت اور بے لوث قربانی کی ایک روشن مثال دیکھی۔ مکرم فراز احمد طاہر، ایک پناہ گزین احمدی مسلمان جو آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں سیکیورٹی گارڈ کے طور پر کام کر رہے تھے۔ ایک مصروف شاپنگ سینٹر میں چاقو کے حملے میں دوسروں کو بچانے کی کوشش کے دوران المناک طور پر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ وزیر اعظم انتھونی البانی نے موصوف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا "اس میں کوئی شک نہیں کہ فراز طاہر نے ایک قومی ہیرو کی حیثیت سے اپنی جان دی۔"

احمدیہ مسلم کمیونٹی آسٹریلیا نے طاہر کے اعزاز میں "فراز کا تحفہ" کے نام سے مہم شروع کر کے ان کی اس قربانی کو خراج پیش کیا۔ قومی سطح پر خون کے عطیہ کی اس مہم کا مقصد اپنے ساتھی آسٹریلوی باشندوں کی ضرورت کے وقت مدد کرنا ہے۔

"سب سے بڑا خراج تحسین کیا ہے، حضرت مرزا مسرور احمدؒ، احمدیہ مسلم کمیونٹی کے عالمی سربراہ، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ ہفتے کے خطبہ جمعہ (26 اپریل 2024) میں مکرم فراز احمد طاہر کے بے مثال جذبے اور اصولی قربانی پر روشنی ڈالی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم فراز کو مشکلات میں ایمان اور بہادری کی ایک روشن مثال قرار دیتے ہوئے فرمایا،

"ان کی یہ قربانی ظاہر کرتی ہے کہ وہ پاکستان سے موت کے ڈر سے نہیں آئے تھے بلکہ جو مذہبی پابندیاں احمدیوں پر لگائی جاتی ہیں ان سے تنگ آکر ملک چھوڑا تھا جہاں انہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام لینے سے روکا جاتا ہے۔" حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

(ماخوذ از Arrest warrants, confusion & political chaos: All in one week! (alhakam.org))

سانحۂ ارتحال

مکرمہ عاتکہ صدیقہ دین اہلیہ مکرم امیر الدین صاحب 15 اپریل 2024ء کو انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

آپ جالندھر، پنجاب، ہندوستان میں پیدا ہوئیں۔ مکرم محمد ضیاء الحق مرحوم (ورجینیا)، مکرم محمد اکرام الحق جتالہ اور مکرمہ آمنہ صدیقہ (لاس اینجلس) کی سب سے چھوٹی بہن تھیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اردو ادب میں ماسٹرز کیا۔ اردو اور انگریزی میں کئی کتب کی مصنفہ تھیں، اچھی شاعرہ تھیں وہ مصری علوم کی ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ پرانے اور نئے عہد نامہ کی محقق بھی تھیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر کے سفر پر آپ کی کتاب بہت اہمیت رکھتی ہے۔ آپ نے مختلف جرائد کے لیے لکھا، جن میں احمدیہ گزٹ (کینیڈا اور امریکہ)، المائدہ (امریکہ) اور ہفت روزہ (لاہور) شامل ہیں۔

مرحومہ لاس اینجلس جماعت کی ایک اہم رکن تھیں، جو ستر کی دہائی کے اوائل میں امریکہ پہنچی تھیں۔ اس علاقے میں ہجرت کر کے آنے والی اوّلین احمدی خواتین میں سے ایک تھیں۔ آپ نے لاس اینجلس لجنہ کی پہلی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس کے علاوہ شعبہ تبلیغ کی سیکرٹری کے طور پر بھی کام کیا۔ آپ نے خطوط لکھ کر کئی سکولوں اور گرجاگھروں میں اسلام کو متعارف کرایا۔ اسی طرح 1978ء میں مشنری انچارج مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کے لاس اینجلس کے ایک کالج اور ایک چرچ میں اسلام پر دو لیکچرز کا اہتمام کروایا۔

لجنہ امریکہ کے لیے ان کی سب سے طویل خدمت 1982ء-2003ء تک سیکریٹری اشاعت کے طور پر تھی۔ ملکی سطح پر انہیں مکرمہ نسیمہ امین یعقوب، مکرمہ عائشہ شریف، مکرمہ تنویر احمد کے ساتھ تاریخ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی تحقیق میں معاونت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

پسماندگان میں ان کے شوہر مکرم امیر الدین اور بچے فلاح الدین صاحب (لاس اینجلس) عطیہ دین اور امۃ الشکور (جنوبی ورجینیا) شامل ہیں۔

بہت شفیق ہستی تھیں اپنے بچوں کے ساتھ اپنے بھائیوں اور بہن کے بچوں مکرم عمران جتالہ اور مکرمہ مبرور جتالہ، مکرم ڈاکٹر تسلیم انصاری، مکرمہ مستور منصور، مکرم رمضان جتالہ۔ مکرمہ طاہرہ ضیاء، مکرمہ ناصرہ ضیاء، مکرمہ خالدہ ضیاء، مکرمہ عفیفہ ضیاء، مکرم مسرور چودھری مرحوم، مکرم محمد شمس الحق، اور مکرم سراج الحق کو بھی بہت پیار دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

$ 60.00

$ 75.00

$ 1.00

$3.00

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءالحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2024ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری یکم جنوری۔پیر	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
5-14 جنوری، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیّت	شعبہ وصایا	جماعت
6-7 جنوری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2023ء، منصوبے 2024ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
12-14 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
14 جنوری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
15 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ	ریجنل	وفاقی تعطیل
20 جنوری، ہفتہ	نیشنل واقفینِ نَو (طلباء) نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	نیشنل واقفاتِ نَو۔نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	سیرۃ النبی ﷺ ڈے	ریجنل	جماعت
27 جنوری، ہفتہ	نیشنل تقسیم تبلیغی لٹریچر (Flyer Distribution)	شعبہ وقفِ نَو اور شعبہ تبلیغ	جماعت
28 جنوری، اتوار	نیشنل امورِ خارجیہ سیمینار	شعبہ امورِ خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
29 جنوری، پیر	ڈے آن دی ہِل (Day on the Hill)	شعبہ امورِ خارجیہ	واشنگٹن ڈی سی
فروری 1-10 فروری، جمعرات تا ہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	سیاٹل، واشنگٹن
3-4 فروری، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 فروری، جمعہ	نیشنل تبلیغ اور میڈیا ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	ورچوئل میٹنگ
11 فروری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
11 فروری، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصایا	ویبینار (Webinar)
17 فروری، ہفتہ	عہد وقفِ نَو اور اس کے تقاضے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار (Webinar)
19 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
مارچ 1-10 مارچ، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	جماعت
2 مارچ، ہفتہ	ریفریشر کورس 2024ء، دارالقضا، امریکہ	شعبہ دارالقضا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار	مقامی اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
3 مارچ، اتوار	وقفِ جدید ویبینار، EST7 بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار (Webinar)
8-10 مارچ، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس (LMC)	لجنہ اماء اللہ	مسجد مبارک، نارتھ ورجینیا
9 مارچ، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
9-10مارچ،ہفتہ تااتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	جماعت
10مارچ،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
12مارچ۔9اپریل،منگل تامنگل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
16مارچ،ہفتہ	وقفِ نَو اویئرنس ڈے (Awareness Day)،بوقت افطار	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	جماعت
17مارچ،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،Know Your History، 7:30-9 ESTبجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
19-25مارچ،منگل تاپیر	رمضان تحریک جدید ہفتہ	شعبہ تحریک جدید	جماعت
24مارچ،اتوار	مسیح موعود ڈے	لوکل	جماعت
اپریل 1-10/اپریل،پیر تابدھ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-7/اپریل،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10/اپریل،بدھ	عیدالفطر	لوکل	**جماعت**
14/اپریل،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
26-28/اپریل،جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ،جماعت امریکہ	جنرل سیکرٹری دفتر	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
مئی 3-5مئی،جمعہ تااتوار	ریجنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	ریجنل
4-5مئی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4مئی،ہفتہ	واقفینِ نَو خود کو جماعت کی خدمت کے لیے کیسے تیار کرسکتے ہیں؟ 7:30 ESTبجے شام	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
12مئی،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19مئی،جمعہ تااتوار	باپوں اور لڑکوں کا جامعہ کینیڈا ٹرپ	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
18مئی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	بوسٹن،میساچیوسٹس
19مئی،اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
27مئی،پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون 1-2جون،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-2جون،ہفتہ تااتوار	لوکل خدام خلافت ڈے	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
1-10جون،ہفتہ تاپیر	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7-16جون،جمعہ تااتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	ویبینار(Webinar)
8جون،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
9جون،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
15-16جون،جمعہ تااتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ(لوکل)	شعبہ تربیت	جماعت
16جون،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،Know Your History، 7:30-9 ESTبجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
17جون،پیر	عیدالاضحیٰ	لوکل	جماعت
22جون،ہفتہ	وقفِ نَو کا کردار اور ذمہ داریاں EST 9-7:30 بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار(Webinar)
28-30جون،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	رچمنڈ،ورجینیا
جولائی 4جولائی،جمعرات	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
5-7جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
6-7 جولائی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13 جولائی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
14 جولائی،اتوار	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
14-20 جولائی،اتوار تاہفتہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
26-28 جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
29جولائی تا8اگست،پیر تاجمعرات	حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	
اگست 1-10 اگست، جمعرات تاہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4/اگست،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3/اگست،ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار(Webinar)،7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار(Webinar)
10/اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
11/اگست،اتوار	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
11/اگست،اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار(Webinar)
11-17/اگست،اتوار تاہفتہ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپس(طلباء وطالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ(طلباء) ساؤتھ ورجینیا،ورجینیا(طالبات)
22-23/اگست،جمعرات تاجمعہ	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
23-25/اگست،جمعہ تااتوار	نیشنل شوریٰ خدام الاحمدیہ	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
ستمبر 30/اگست تایکم ستمبر،جمعہ تااتوار	MSLM24کانفرنس	AAMS, AWSA,AMMA, IAAAE	آرلینڈو،فلوریڈا
31/اگست تا 2 ستمبر،ہفتہ تاپیر	لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
7-8ستمبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8ستمبر،اتوار	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
13-22ستمبر،جمعہ تااتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14ستمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	کولمبس،اوہائیو
15ستمبر،اتوار	قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم،یو ایس اے	AAMS	TBD
21ستمبر،ہفتہ	نیشنل تربیت اور طاہر اکیڈمی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
30-21 ستمبر، ہفتہ تا پیر	تحریکِ جدید عشرہ	شعبہ تحریکِ جدید	جماعت
22 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
اکتوبر 10-1 / اکتوبر، منگل تا جمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-4 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	شوریٰ انصاراللہ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
6-5 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سر گرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13-11 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ساؤتھ ورجینیا
13 / اکتوبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
14-12 / اکتوبر، ہفتہ تا پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
27-26 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	نیشنل تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	غیر فیصلہ کن
نومبر 3-2 نومبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سر گرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 نومبر، اتوار	نیشنل ایجوکیشن ایکسیلنس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
10-8 نومبر، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماءاللہ	لجنہ اماءاللہ	مسجد محمود، ڈیٹرائٹ، مشی گن
9 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
10 نومبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
16 نومبر، جمعرات تا اتوار	ریجنل وقفِ نَو اجتماعات۔16 ریجنز	شعبہ ریجنل وقفِ نَو	جماعت
28 نومبر تا یکم دسمبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِوِنگ (Thanksgiving) لانگ وِیک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر 10-1 دسمبر، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
8-7 دسمبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سر گرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
7 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
7 دسمبر، ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار (Webinar)، 7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار(Webinar)
8 دسمبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
15-13 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضلِ عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22-13 دسمبر، جمعہ تا اتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14 دسمبر، ہفتہ	جامعہ انسپیریشن، اور ینٹیشن کیمپ اور ورچوئل اوپن ہاؤس	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔دورانیہ 3 گھنٹے
15 دسمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
15 دسمبر، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار(Webinar)
25 دسمبر، بدھ	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
29-27 دسمبر، جمعہ تا اتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا

کتب حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اسلام اور آزادئ ضمیر
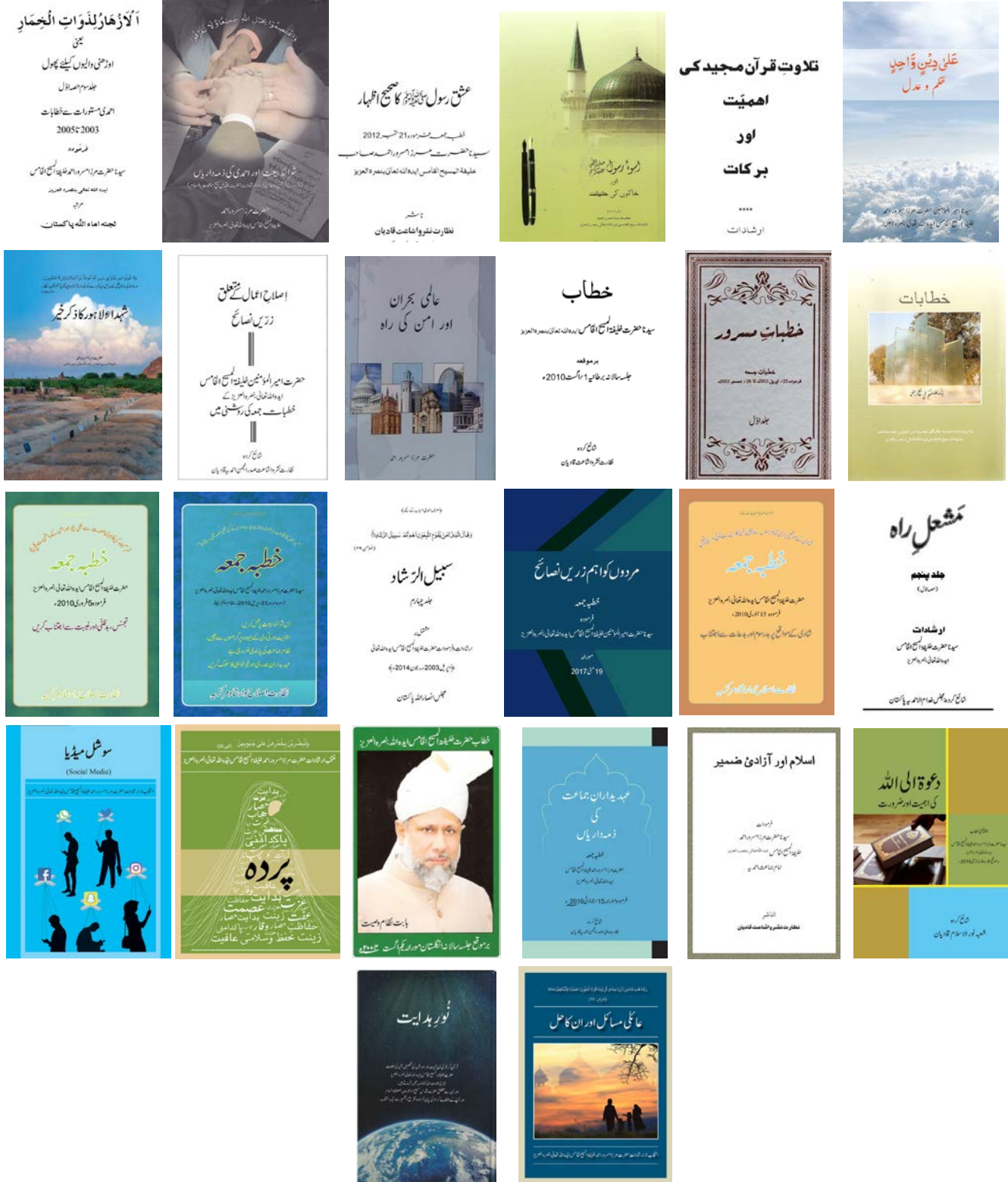
بیعت کی دسویں شرط

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

”یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو“۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ، 12 / جنوری 1889ء)

مقام ظہور قدرت ثانیہ، قادیان